عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

# ختم نبوۃ

جلد ۴ - شمارہ ۴۳

انٹرنیشنل

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفۂ اجل

## عارف باللہ ڈاکٹر محمد عبدالحی عارفی انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

## كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

ہر جان چکھنے والی ہے موت

# کلامِ عارفی

کچھ تقاضائے جنونِ جستجو ہی دل میں ہے
ورنہ کیا رکھا طلسمِ جادہ و منزل میں ہے

جب سے آغوشِ تصوّر میں ہے وہ حسنِ تمام
ماورائے ہر دو عالم ایک عالم دل میں ہے

مجھ سے ممکن ہی نہیں ترکِ تمنائے وفا
کیف صد حاصل مجھے اس سعیٔ لاحاصل میں ہے

اس محبت کا مذاق صبر آشوبی نہ پوچھ
جو قیامت تک نہ ہو پوری وہ حسرت دل میں ہے

صرف دو آنسو بہت تھے شرحِ غم کے واسطے
کیا خبر تھی منتظر دریا کا دریا دل میں ہے

ہر طرح پُر امن ہے آغوشِ گردابِ فنا
اور ہر اندیشۂ جان دامنِ ساحل میں ہے

ناشناسِ چشم و لب بیگانۂ شرح و بیان
مضطرب سا اک تقاضائے محبت دل میں ہے

اب ذرا تو ہی خبر لے اے نگاہِ رحم دوست
ڈھونڈھنے والا ترا کیا جانے کس منزل میں ہے

کہہ چکا جی بھر کے اُن سے جو بھی کہنا تھا مجھے
پھر بھی اب تک حسرتِ شرحِ تمنا دل میں ہے

ان کا حسنِ فتنہ زا ہے یا مرا عشقِ حزیں
کون یہ آتش نوا محوِ ترنم دل میں ہے

کچھ خبر بھی ہے تجھے اے نازِ اعجازِ نظر
اک قتیلِ کم نگاہی بھی تیری محفل میں ہے

عارفی اب ہے یہی ایمائے چشمِ نازِ دوست
پھونک دے سوزِ نہاں سے جو بھی حسرت دل میں ہے

★★★★★★

جناب ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی رح

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

# ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

جلد نمبر ۳ شمارہ نمبر ۴۳
یکم شعبان تا ۷، شعبان ١٤٠٦ھ
بمطابق
١١ اپریل تا ١٧ اپریل ١٩٨٦ء


## زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

## مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا منظور احمد الحسینی

## مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

## شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی،

## بدلِ اشتراک

سالانہ /۱۰۰ روپے — ششماہی /۵۵ روپے
سہ ماہی /۳۰ روپے — فی پرچہ /۲ روپے

## رابطۂ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۹۶۱

## مجلس مشاورت

- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند — بھارت
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن — پاکستان
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف — برما
- حضرت مولانا محمد یونس — بنگلہ دیش
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان — متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا ابراہیم میاں — جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف مُتالا — برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم — کینیڈا
- حضرت مولانا سعید النگار — فرانس

## اندرونِ ملک نمائندے

| | |
|---|---|
| اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی | پشاور — نورالحق نور |
| گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب | مانسہرہ/ہزارہ — سید منظور احمد آسی |
| لاہور — ملک کریم بخش | ڈیرہ اسمٰعیل خان — ایم شعیب گنگوہی |
| فیصل آباد — مولوی فقیر محمد | کوئٹہ — نذیر تونسوی |
| سرگودھا — ایم اکرم طوفانی | حیدرآباد سندھ — نذیر جوج |
| ملتان — عطاء الرحمان | کنری — ایم عبدالواحد |
| بہاول پور — ذبیح فاروقی | سکھر — ایچ غلام محمد |
| لیہ/کروڑ — حافظ خلیل احمد راٗ | ٹنڈو آدم — حماد اللہ عرف ولی اللہ |

## بیرونِ ملک نمائندے

| | |
|---|---|
| کینیڈا — آفتاب احمد | ناروے — غلام رسول |
| ٹرینیڈاڈ — اسمٰعیل ناخدا | افریقہ — محمد زبیر افریقی |
| برطانیہ — محمد اقبال | ماریشیس — ایم اخلاص احمد |
| اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن | ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ |
| ڈنمارک — محمد ادریس | بنگلہ دیش — محی الدین خان |

## بدلِ اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

| ملک | بدلِ اشتراک |
|---|---|
| سعودی عرب | ۲۱۰ روپے |
| کویت، ادمان، شارجہ، دوبئی، | |
| اُردن اور شام | ۲۲۵ روپے |
| یورپ | ۲۹۵ روپے |
| آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا | ۲۴۰ روپے |
| افریقہ | ۲۱۰ روپے |
| افغانستان، ہندوستان | ١٦٥ روپے |

## ایک قادیانی کا قبول اسلام

محمد ابرار شہزادہ ولد محمد اقبال چک نمبر ۱۰۹ سرگودھا شناختی کارڈ نمبر ۲۳-۱۲۵-۹۱-۲۲۰ جو کہ قادیانیت ترک کرکے مولانا قاری محمد اسحاق معلم مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی ربوہ کے ہاتھ پر صدق دل سے اسلام قبول کر چکے ہیں۔

لہٰذا تمام مسلمان اس بات کے گواہ رہیں کہ اب محمد ابرار شہزادہ کا قادیانیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ قبول اسلام کی وجہ پوچھنے پر موصوف نے بتایا کہ میں نے مرزا قادیانی کی کتب کا مطالعہ کیا جس سے مجھے حق الیقین ہو گیا کہ یہ تمام جھوٹ دروغ گوئی کا پلندہ ہیں بالخصوص آئینہ کمالات اسلام کا حوالہ دیتے ہوئے جہاں مرزا کذاب نے خدائی کا دعویٰ کیا ہوا ہے کہ میں خدا ہوں۔ موصوف نے کہا کہ اس کی تمام باتیں بے بنیاد اور متضاد ہیں۔ اس لیے میں نے فکر آخرت کرتے ہوئے آخر الزماں خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے دامن میں نجات اخروی کو مضمر پایا اور اسلام کو قبول کیا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بے چارے قادیانیوں کو ہدایت دے اور میری توبہ قبول فرما کر استقامت فی الدین عطا فرمائے۔

## مجلس تحفظ ختم نبوت
## ضلع ایبٹ آباد کا قیام

(نمائندہ ختم نبوت) آج مورخہ ۲۵ فروری کو ایک اجلاس جامع مسجد ایبٹ آباد میں زیر صدارت خطیب ایبٹ آباد حضرت مولانا عبد القیوم صاحب ہوا۔ جس میں ضلع بھر کے متعدد علماء کرام نے شرکت کی۔ اور باہمی صلاح و مشورے کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور باہمی صلاح و مشورے کے بعد مجلس کیلئے مندرجہ ذیل عہدہ داران چنے گئے

امیر: حکیم عبد الرشید انور صاحب ہری پور۔
ناظم اعلیٰ: مولانا افسر علی شاہ صاحب، ایبٹ آباد
نائب امیر: قاری عبد الغفور صاحب
نائب ناظم: قاری بشیر صاحب، ہری پور۔
ناظم نشر و اشاعت: محمد ندیم ثاقب، ایبٹ آباد۔
ناظم تبلیغ: مولانا الطاف الرحمٰن۔
نائب امیر دوم: حضرت مولانا عبد اللہ صاحب ہری پور
نائب ناظم دوم: حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب، ایبٹ آباد۔

## علامہ تونسوی پر پولیس تشدد کی پرزور مذمت

ابوظبی (نمائندہ ختم نبوت) مبلغ تحفظ ناموس صحابہ ابو عبد اللہ محمد ساجد اعوان نے پچھلے دنوں ڈیرہ غازی خان میں مسجد سے ایک قادیانی کی قبر کی منتقلی کیلئے احتجاجی جلسہ میں مناظر اسلام علامہ عبد الستار تونسوی مرکزی سیکرٹری تنظیم اہل سنت والجماعت پاکستان و دیگر علماء کرام اور کارکنوں پر پولیس لاٹھی چارج کی پرزور مذمت کی ہے انہوں نے حکومت پاکستان سے پرزور اپیل کی ہے کہ اس سانحہ تشدد میں ملوث پولیس اہلکاروں کو ملازمت سے فی الفور برخاست کرکے پرامن اجتماع پر تشدد کرنے پر مقدمہ چلایا جائے اور سزا دی جائے۔ مزید برآں انہوں نے شریعت بل پیش کردہ سینیٹ کی پرزور حمایت کی ہے اور کہا ہے کہ اگر حکومت وقت فی الواقع نظام قرآن و سنت کے نفاذ میں مخلص ہے تو پھر شریعت بل کی منظوری دیتے ہوئے نظام اسلام فی الفور نافذ کر دے۔ انہوں نے مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن صاحب، مفتی احمد الرحمٰن صاحب اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب، جناب میر خلیل الرحمٰن صاحب، ایڈیٹر روزنامہ جنگ کی شریعت بل کی حمایت میں جاری کردہ بیانات کی پرزور حمایت کی ہے اور خراج تحسین پیش کیا ہے اور اپنی طرف سے پوری حمایت کا یقین دلایا ہے۔

## مجلس عمل تحفظ ختم نبوت چترال کے نئے عہدہ داروں کا انتخاب

چترال (نمائندہ ختم نبوت) مجلس عمل تحفظ ختم نبوت چترال کا اجلاس بمقام شاہی مسجد چترال میں زیر صدارت مولانا مفتی … صاحب، منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل نئے عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر: مولینا محمد صاحب خطیب شاہی مسجد چترال، فاضل دار العلوم دیوبند۔
نائب صدر: مولینا محمد قاسم صاحب، فاضل دار العلوم چترال۔
ناظم اعلیٰ: … جمیل الرحمٰن فاضل دار العلوم سرحد پشاور
نائب ناظم: … عباس محلہ کتب فروش بازار چترال۔
ناظم نشر و اشاعت: سردار گل، چترال۔
خزانچی: حاجی امان صاحب، بازار چترال۔

آخر میں مندرجہ ذیل قرارداد پیش کی گئی جس کو متفقہ طور

## خورشید انور قادیانی کو اے پی ٹی اے کا صدر منتخب کر لیا گیا

پی آئی اے کے ڈائریکٹر مارکیٹنگ خورشید انور جو کہ پکا اور کٹر قادیانی ہے۔ اتفاق رائے سے جنرل ایشیا کی جانب انجمن (اے ٹی اے) کا صدر منتخب کر لیا گیا۔ اس کے چیئرمین نیپال کے مسٹر پوکھرال تھے۔ اس کا عمل دو سال کے لیے عمل میں آیا ہے۔

واضح رہے کہ پوری دنیا میں قادیانی ظلم ظلم کا شور مچا رہے ہیں کہ ان کے ساتھ پاکستان میں بدترین سلوک ہو رہا ہے۔ حالانکہ آج بھی پاکستان کے بڑے بڑے عہدے پر قادیانی پہنچ رہے ہیں۔ گزشتہ چند ماہ قبل لیفٹیننٹ جنرل محمود الحسن جس کا تعلق بھی قادیانی عقیدے سے ہے ریٹائرڈ کی معیاد پوری ہونے والی تھی کہ اس کی مدت ملازمت میں مزید دو سال کے لیے توسیع کی گئی۔

ان واقعات سے قادیانی پروپیگنڈے کی قلعی کھل جاتی ہے کہ ان کے ساتھ پاکستان میں ظلم ہو رہا ہے۔

پر منظور کر لیا گیا۔

۱۔ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو قانونی طور پر بھی غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے ان کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

۲۔ قادیانیوں کے موجودہ عبادت گاہوں کے نقشے مسلمانوں کے مساجد کے نقشوں سے بدل دینے کا حکم دیا جائے۔

۳۔ قادیانی آرڈیننس پر مکمل عملدرآمد کرایا جائے۔

## کلمہ طیبہ کا بیج لگانے پر ۱۶ قادیانی گرفتار

سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) کینٹ پولیس نے ۱۴ قادیانیوں کو کلمہ طیبہ کی توہین کرنے پر اور سٹی پولیس نے دو گرفتار کر لیا۔ یاد رہے کہ مرزائیوں نے آج کل لوگوں کو دھوکہ دینے کیلئے کلمہ طیبہ کے بیج لگانے کی مہم شروع کی ہوئی ہے۔ پہلے دن جب دو قادیانی گرفتار ہوئے تو ۱۲ مارچ کو کئی مجسٹریٹ کی عدالت میں بیسیوں قادیانی درخواست کی سماعت کیلئے پہنچے۔ دوسری طرف شبان ختم نبوۃ کے تقریباً ایک سو نوجوان ختم نبوۃ کے نعرے لگاتے ہوئے میدان میں آ گئے۔ اور پولیس بھی متحرک ہو گئی چنانچہ ۱۲ مارچ کو مزید سات قادیانی بیج لگانے پر دھر لیے گئے۔ اور سابقہ دو کی ضمانت کی درخواست بھی مسترد کر دی گئی۔ ضمانت داخل کر دی جس کی ضمانت ۱۹ مارچ مقرر ہوئی۔ جب ۱۹ مارچ کو پیشی ہوئی۔ ختم نبوت کے مجاہد، ختم نبوۃ اکیڈمی کے طالب علم اور سراج العلوم کے طالب علم بھی موقع پر پہنچ گئے۔ تقریباً ۲۰ کے قریب قادیانی نے کلمہ طیبہ کا بیج لگائے ہوئے تھے۔ گورنمنٹ کالج سرگودھا سے بھی ۵۰ کے قریب سٹوڈنٹ آ گئے۔ دونوں طرف نعرہ بازی شروع ہوئی۔ نوبت یہاں پہنچ گئی کہ تین قادیانی کی پولیس کو فوراً طلب کیا گیا اور مزید ۷ مرزائی گرفتار کر لیے گئے۔

مرزائیوں پر واضح ہو جانا چاہیے کہ سرگودھا شاہینوں کا شہر ہے۔ یہاں ان کی غنڈہ گردی کو کسی صورت بھی برداشت نہیں کیا جائے گا۔

قادیانی ملک اور اسلام دونوں کے غدار ہیں

(علامہ اقبال رح)

## گجرات مجلس عمل کا ہنگامی اجلاس

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع گجرات کا اجلاس الحاج محمد سرور کاشمیری کی زیر صدارت ہوا۔ مجلس کے صدر چوہدری محمد خلیل نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ منڈی بہاؤالدین میں اعظم چیمہ نے کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر مسلمانوں کو اشتعال دلانے کی کوشش کی ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ اس کا احساس کرے۔ تمام ....... اشتعال انگیزی کے لیے کلمہ طیبہ کے بیج لگا کر مسلمانوں کو مشتعل کرتے ہیں گرفتار کیا جائے اور قانون کے مطابق سزا دی جائے۔ اجلاس سے مجلس عمل کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد عبد الرؤف شاہد نے بھی خطاب کیا۔

## مجلس تحفظ ختم نبوت غازی کوٹ مانسہرہ کا انتخاب

مانسہرہ (نمائندہ ختم نبوت) غازی کوٹ مانسہرہ اور داتہ کے درمیان ایک گاؤں ہے گزشتہ دنوں احباب نے مشورہ کر کے ۳ مارچ کو ایک اجلاس بلایا گیا جس میں مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل مجلس تحفظ ختم نبوت غازی کوٹ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ امیر: مولانا عتیق الرحمٰن امام مسجد غازی کوٹ نائب امیر جناب قاضی عبد اللطیف، نائب امیر دوم محمد ظہور عثمانی، ناظم اعلیٰ جناب محمد یونس۔ ناظم نشر و اشاعت جناب ملک محمد۔ مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل مجلس عاملہ بنائی گئی۔ حاجی کرم داد، حاجی سید سجاد علی، محمد ایوب، محمد خالد محمد ارشاد، سید مظہر حسین شاہ، مولانا راشد لطیف، جمیل الرحمان، محمد طارق قریشی، بشارت احمد۔ آخر میں قرارداد پیش کی گئی جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ طریقت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم اور حکومت کے درمیان ہونے والے معاہدہ پر جلد عملدرآمد کیا جائے۔ اور شہدائے ختم نبوت کے لیے دعا کی گئی۔

## سنٹرل ہوٹل ابوظہبی میں جلسہ

ابوظہبی (نمائندہ ختم نبوت) سنٹرل اسٹاف نے حسب سابق امسال بھی خلیفہ بلافصل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے ایک جلسہ کیا۔ جلسہ کی ابتدا مسجد کے امام و خطیب الحاج حافظ محمد ساجد الرحمان نے تلاوت کلام پاک سے کی۔ اس جلسہ میں مہمان خصوصی پیر طریقت حضرت مولانا غلام حبیب صاحب نقشبندی تھے۔ جو ان دنوں متحدہ عرب امارات کا تبلیغی دورہ کر رہے ہیں۔

مولانا خلیل احمد ہزاروی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن حکیم صحابہ کرام کا ثناخواں ہے بالخصوص سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو قرآن نے ثانی اثنین کہا۔ حضرت مولانا حافظ غلام حبیب نے اپنے دورۂ ابوظہبی میں مسجد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، مسجد ثانی بن مرشد، محمدی مسجد، مسجد علی خلیل، مسجد مبارک اور مسجد افغان میں بھی مختلف موضوعات پر خطاب فرمایا جس میں فرزندان توحید نے شرکت کی۔

## قصور میں یوم شہدائے ختم نبوت

قصور (نمائندہ ختم نبوت) پچھلے جمعہ کے عظیم اجتماعات میں شہدائے ختم نبوت منایا گیا۔ جس میں مولانا محمد اسلم قریشی کے بارے میں قراردادیں منظور کی گئیں۔ ان میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا محمد اسلم قریشی کو فوراً بازیاب کیا جائے۔

## قادیانی پاکستان کے دشمن ہیں

امیر مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ نے اپنے ایک خط میں صدر پاکستان و وزیر اعظم سے مطالبہ کیا ہے کہ اگر آپ پاکستان کو ہمیشہ ہمیش کے لیے قائم و دائم رکھنے کے خواہشمند ہیں تو خدا اور رسول کے واسطے پاکستان سے اسلام دشمن اغیار اسرائیلی جاسوس قادیانی مرتدوں کا خاتمہ کے لیے ماہنامہ لاہور، خالد ربوہ، تحریک جدید اور ......... کا ڈکلریشن ہمیشہ ہمیشہ کے لیے منسوخ کریں ....... ضیاء الاسلام پریس ربوہ جن کے ذریعہ ارتداد کی اشاعت ......... درزی کر رہے ہیں۔ ان کو بھی ہمیشہ کے لیے بند کر دیا جائے

## قادیانی سازشوں کو کچلنے کیلئے تمام مسلمان متحد ہو جائیں ڈیرہ مراد جمالی میں علما کا خطاب

سہ روزہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کا دوسرا اجلاس مدرسہ تاج العلوم گگو کالونی ڈیرہ مراد جمالی منعقدہ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ کانفرنس کا شیخ نصیر آباد بلوچستان کی عوام نے بھرپور حصہ لیا۔ مناظر اسلام مولانا صاحب الرحیم اشعر نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب کو واصل جہنم کرنے کے لیے صحابہ کرام کو جہاد کا حکم دے کر بھیجا اور صحابہ کرام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ مسیلمہ کذاب کو قتل کر کے دم لیا آج پنجاب میں مسیلمہ غلام قادیان کی ذریت سے واسطہ پڑا ہے ہم نے بھی عہد کر رکھا ہے۔ جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو نیست و نابود نہ کر دیں گے چین سے نہ بیٹھیں گے۔ مولانا نذیر احمد تونسوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ ملک و ملت کے وفادار نہیں ہو سکتے۔ ان کے پیشوا دیار غیر میں بیٹھ کر غیر ملکی آقاؤں کے اشارے پر ملک و ملت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی سازشوں میں مصروف ہیں۔ [illegible] کے امیر مولانا حضور بخش نے کہا کہ انگریزوں کے بل بوتے پر پنپنے والے جعلی نبی اور جھوٹے کذاب شخص نے اپنے آقا کو خوش کرنے کے لیے سب سے پہلے جہاد کو ختم کیا تاکہ مسلمان انگریزوں کے خلاف نہ اٹھ سکیں۔ ضلعی ناظم اعلیٰ جناب میر محمد اسماعیل [illegible] نے اپنی تقریر میں کہا کہ قادیانیوں کی سازشیں اپنے عروج پر ہیں ان کے گھٹیا عزائم کسی سے ڈھکے چھپے نہیں انہوں نے مطالبہ کیا کہ سرکردہ قادیانی افراد کو بلا تاخیر گرفتار کیا جائے قادیانی افسران ان کی تخریبی کارروائیوں کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ آخر میں ڈویژن کے امیر مولانا عطاء اللہ نے قراردادیں پیش کیں تمام مسلمانوں نے فلک شگاف نعروں کی گونج میں ہاتھ اٹھا کر تائید کی۔

## پردہ اٹھتا ہے!

ختم نبوت (رپورٹ) قادیانیوں کا ایک پرائیویٹ ہسپتال جس کا نام "النور ہسپتال" ہے، کافی وسیع رقبہ میں النور سوسائٹی میں واقع ہے۔ ہسپتال قادیانی ڈاکٹر طاہر احمد قریشی اور ڈاکٹر زبیدہ کا ہے۔ انہوں نے اپنے ہسپتال کے احاطے میں ایک خاص عبادت گاہ (مرزائیہ) بھی قادیانیوں کے لیے بنوا دی ہے۔ کچھ عرصہ سے ڈاکٹر زبیدہ اس جگہ (عبادت گاہ) کو قادیانیوں سے واپس لینا چاہتی تھی۔ ان کا لڑکا ان کے ساتھ ہے۔ ماں بیٹا قادیانی اکابرین سے کافی باغی ہیں جبکہ ڈاکٹر طاہر مذبذب ہے۔ کیونکہ وہ اس حلقہ کا قادیانیوں کا امیر بھی ہے۔ بہرحال ان لوگوں نے قادیانی عہدیداروں سے کہنا شروع کر دیا کہ اس جگہ کو بغیر اجازت کے بطور عبادت گاہ یا جماعتی فنکشن کیلئے استعمال نہ کریں۔ جھگڑا مرزا طاہر

باقی صفحہ ۲۳ پر

ختم نبوت زندہ باد

نظام مصطفیٰ

فرما گئے یہ ہادیؐ - لا نبی بعدی

یک روزہ عظیم الشان

# ختم نبوت کانفرنس

بمقام جامع مسجد الصادق بہاولپور ○ مورخہ ۶ شعبان المعظم ۱۴۰۶ھ مطابق ۱۶ اپریل ۸۶ء بروز بدھ، بعد نماز عشاء۔

قائد تحریک ختم نبوت
شیخ المشائخ حضرت مولانا
**خان محمد صاحب**
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
کندیاں

● مجاہد تحریک ختم نبوت حضرت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

● خطیب پاکستان مولانا قاری
محمد حنیف صاحب خطیب اعظم
ملتان

● مناظر اسلام حضرت
علامہ عبد الرحیم صاحب اشعر

● مناظر ختم نبوت حضرت
مولانا اللہ وسایا صاحب ملتان

● خطیب اہل سنت حضرت
مولانا عبد الشکور صاحب دین پوری

جانشین خطیب پاکستان مولانا قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ ● سیف بے نیام مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری

خطیب شعلہ نوا صاحبزادہ طارق محمود صاحب ایڈیٹر لولاک ● خطیب ربوہ مولانا خدا بخش صاحب شجاعبادی۔

خطیب اسلام مولانا عبد الغفور صاحب حقانی شجاعبادی ● مجاہد اسلام مولانا غلام مصطفےٰ صاحب بہاولپور

مجاہد ختم نبوت مولانا محمد یوسف صاحب بہاولپور ● مجاہد تحریک نظام مصطفےٰ مولانا بشیر احمد صاحب شاد چشتیاں

مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اسماعیل صاحب شجاعبادی ● مقرر خوش الحان حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن صاحب درخواستی

**الداعی الی الخیر: الحاج سیف الرحمٰن امیر و اراکین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور**

فون ۲۷۹۵

صدائے ختم نبوت

# داڑھی کی توہین کرنے والو!

# اللہ کے غیظ و غضب کو دعوت مت دو

یہ امر کہ دینی حلقوں میں سخت حیرت کا اظہار کیا جائے گا کہ مملکت خداداد پاکستان میں ایک سرکاری افسر وہ بھی پولیس کے افسر نے اس دور میں جبکہ حکومت دن رات اسلام کا نام لیتے نہیں تھکتی داڑھی جیسی سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے۔

گذشتہ دنوں یہ خبر اخبارات میں بھی چھپ چکی ہے اور ہمارے علم میں بھی یہ بات لائی گئی ہے کہ سندھ ریزرو پولیس کے ٹریننگ سنٹر بلدیہ کمپلکس سعید آباد کراچی کے انچارج سی ڈی سی آئی نے سینٹر میں موجود تمام پاریش ٹرینیز کو داڑھی صاف کرنے کا حکم دیا۔ اس ناشائستہ اور گھٹیا حرکت پر بہت سے تربیت پانے والے پولیس جوانوں نے اپنی ناراضگی کا اظہار ایک درخواست کے ذریعہ کیا ہے جو انہوں نے ہوم سیکرٹری سندھ کو دی ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ محکمہ داخلہ نے اس پر کیا کاروائی کی ہے۔ البتہ ہم امید قوی رکھتے ہیں کہ مذکورہ پولیس افسر کے خلاف ضرور کاروائی کی جائے گی۔

ہمارے اختیار میں تو اتنا ہے کہ ہم صدائے احتجاج بلند کریں اور اپنی آواز حکومت کے ایوانوں تک پہنچائیں کہ اس بدبخت کو فوری طور پر داڑھی کی توہین کرنے کی پاداش میں معطل کیا جائے تاکہ دوسروں کو اس سے سبق مل سکے ایسا حکم دینا یقیناً کسی مسلمان آفیسر سے سرزد نہیں ہو سکتا قادیانی یا کوئی کمیونسٹ یا منکر حدیث اس قسم کی جسارت کر سکتا ہے۔

داڑھی کی توہین کرنے والو! سن لو تم نے داڑھی کی توہین نہیں کی بلکہ خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو دکھ پہنچایا ہے۔ اگر تم نے توبہ نہیں کی تو خدا کے غضب کا انتظار کرو۔ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ توبہ کر کے اللہ کے سامنے اپنے کیے کی معافی مانگو۔

داڑھی کے کٹوانے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے۔ جو لوگ داڑھی منڈواتے ہیں وہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوتے ہیں ایسے لوگ فاسق و فاجر ہیں چہ جائیکہ داڑھی منڈوانے کا حکم دیا جائے۔ ایسا حکم دینے سے بچنا چاہیے۔

داڑھی کو اسلام کا شعار اور انبیاء کرام علیہم السلام کی متفقہ سنت فرمایا گیا ہے جو لوگ مسخ فطرت کی بنا پر داڑھی سے نفرت کرتے ہیں اسے حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں ایسے لوگوں کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔ ان کو لازم ہے کہ توبہ کریں اور اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کریں۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ اصلاح الرسوم صفحہ میں لکھتے ہیں کہ۔

"منجملہ ان رسوم کے داڑھی منڈانا یا کٹانا، اس طرح کہ ایک مشت سے کم رہ جائے، یا مونچھیں بڑھانا، جو اس زمانے میں اکثر نوجوانوں کے خیال میں خوش

وضعی سمجھی جاتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ "بڑھاؤ داڑھی کو اور کترواؤ مونچھوں کو"۔ روایت کیا ہے اس کو بخاری و مسلم نے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صیغۂ امر سے دونوں حکم فرمائے ہیں۔ اور امر حقیقتاً وجوب کے لئے ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ یہ دونوں حکم واجب ہیں اور واجب کا ترک کرنا حرام ہے۔ پس داڑھی کا کٹانا اور مونچھیں بڑھانا دونوں فعل حرام ہیں۔ اس سے زیادہ دوسری حدیث میں مذکور ہے۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "جو شخص اپنی لبیں نہ لے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی اور نسائی نے۔

جب اس کا گناہ ہونا ثابت ہوگیا تو جو لوگ اس پر اصرار کرتے ہیں اور اس کو پسند کرتے ہیں۔ اور داڑھی بڑھانے کو عیب جانتے ہیں، بلکہ داڑھی پر ہنستے ہیں اور ان کی ہجو کرتے ہیں ان سب مجموعہ امور سے ایمان کا سالم رہنا از بس دشوار ہے۔ ان لوگوں کو واجب ہے کہ اپنی اس حرکت سے توبہ کریں اور ایمان اور نکاح کی تجدید کریں اور اپنی صورت موافق حکم اللہ اور رسول کے بنا دیں۔"

# آہ! عارف باللہ ڈاکٹر محمد عبدالحیؒ عارفی

پوری دنیا میں یہ بات نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفۂ اجل عارف باللہ ڈاکٹر عبدالحی صاحب نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں بے پناہ خوبیوں سے نوازا تھا۔ آپ نے ایک طویل عمر پائی اور ساری زندگی بندگان خدا کی اصلاح میں وقف کر رکھی تھی۔ اس پرفتن دور میں آپ کی ہستی ہمارے لئے غنیمت تھی۔ ایک خلق کثیر نے جن میں علمائے کرام، وکلا، اور جدید تعلیم یافتہ حضرات نے آپ سے اکتساب فیض کیا۔ آپ سے خصوصی تعلق رکھنے والے بہت سے حضرات پوری دنیا میں موجود ہیں۔

آپ کے اٹھ جانے سے پوری علمی دنیا میں ایک ایسا خلا ہو گیا ہے جس کو پر نہیں کیا جا سکتا۔ آپ کے جنازہ میں اہل علم کے علاوہ صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق، گورنر سندھ ریٹائرڈ لفٹیننٹ جنرل جہانداد اور مسلمانوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

حضرت امیر مرکزیہ مولانا خان محمد دامت برکاتہم نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن، مولانا محمد یوسف لدھیانوی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مبلغین و اراکین نے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

ادارہ ختم نبوت کے جملہ اراکین بھی آپ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام پر جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمادے۔

میں جھگڑ رہے تھے یعنی ایک دوسرے کو بدنظمی کا الزام دے رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ وغیرہ چاروں حضرات

باقی صفحہ ۲۲ پر

خصائل نبوی ۷

# حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

## کی میراث کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ

حدثنا محمد بن المثنیٰ حدثنا یحییٰ بن کثیر العنبری ابو غسان حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن ابی البختری ان العباس وعلیا جاء الی عمر یختصمان یقول کل واحد منهما لصاحبه انت کذا انت کذا۔ الخ

۳۔ ابو البختری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں حضرات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان کے پاس تشریف لائے۔ ہر ایک دوسرے پر اعتراض کر رہا تھا اور اس کو انتظام کے نا قابل بتلاتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اکابر صحابہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبد الرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم ان سب حضرات کو متوجہ فرما کر، فرمایا کہ تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم سب نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا کہ نبی کا تمام مال صدقہ ہوتا ہے بجز اس کے جو وہ اپنے اہل کو کھلائے ہم انبیاء کی جماعت کسی کو اپنا وارث نہیں بناتے۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

**فائدہ:** امام ترمذی کا مقصود صرف میراث نہ ہونے کو ذکر تھا۔ وہ حاصل ہو گیا تھا۔ اس لیے پورا قصہ طویل ہونے کی وجہ سے ذکر نہیں فرمایا۔ امام ابوداؤد نے اس کو ذرا تفصیل سے ذکر کیا اور تھوڑا سا ذکر کرنے کے بعد مالک بن اوس رضی اللہ عنہ کی حدیث پر جو آگے آ رہی ہے حوالہ کر دیا اس لیے کہ مالک بن اوس رضی اللہ عنہ کی روایت مشہور تھی حدیث کی سب کتابوں میں کثرت سے ذکر کی گئی۔ بخاری شریف، مسلم شریف اور خود ابوداؤد شریف میں بھی مفصل مذکور تھی۔ اس لیے ایک قصہ کو پورا ہر جگہ ذکر کرنا تطویل کا سبب تھا۔ ابوداؤد شریف کی روایت کا ترجمہ یہ ہے کہ ابو البختری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے ایک حدیث سنی جو مجھے بہت پسند آئی میں نے اس سے درخواست کی کہ یہ حدیث مجھے لکھ دیجئے تو وہ ایک نہایت پختہ تحریر لائے۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ یہ شخص غالباً مالک بن اوس رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔ اس تحریر میں لکھا تھا۔ کہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت سعد، حضرت عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پہلے سے موجود تھے۔ وہ دونوں حضرات یعنی حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپس

# گلدستہ ختم نبوت

## فضول کلامی کے اثرات

مرسلہ: نذیر احمد حیدرآباد

خاموشی ایک خزانہ ہے جو موتیوں سے پُر ہے۔ گوشہ نشینی وہ بادشاہت ہے جس میں شور و غوغا نہیں۔ خاموشی کے خزانے سے بڑھ کر اس عالم میں کوئی اور خزانہ نہیں اور عزلت اور گمنامی کی سلطنت سے بڑھ کر کوئی اور سلطنت نہیں۔ یہ حضرات جو کنج تنہائی میں ہوتے ہیں یہ سلاطین بے خدم و حشم ہیں۔

انسان جس قدر خاموش رہتا ہے اسی قدر اس کا وزن بڑھتا ہے اور جس قدر وہ بولتا ہے اسی قدر وزن ہوجاتا ہے۔ دانایاں فرماتے ہیں کہ جس نے مہر سکوت لگائی اس نے اپنے سینے میں گوہر جمع کیا اور جس نے بولنے کا شعار بنایا اس نے گوہر کھو دیا۔ اب سنئے وہ کیا فرماتے ہیں ؎

سینہ ہارا خامشی گنجینۂ گوہر کند
یاد دارم از صدف ایں نکتۂ سربستہ را

حضرت مولانا رومؒ فرماتے ہیں ؎

باقی صفحہ ۲۲ پر

عارف باللہ حضرت

# ڈاکٹر محمد عبدالحی عارفی

رحمۃ اللہ علیہ

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحی عارفی بروز جمعرات ۱۵ رجب ۱۴۰۶ھ مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۸۶ء کو صبح ۶ بجے مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

نماز جنازہ اسی دن شام ۵ بجے دارالعلوم کورنگی کے

تحریر: منظور احمد الحسینی

وسیع میدان میں ادا کی گئی جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی، نماز جنازہ مولانا محمد تقی مدظلہ نے پڑھائی، بعد ازاں آپ کو مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا، حضرت عارفیؒ کے آباؤ اجداد کا وطن مالوف اٹاوہ یوپی (انڈیا) تھا آپ کا تعلق ایک معزز اور شاہی زمانے کے صاحب منصب خاندان سے ہے آپ بمقام کدورہ ریاست باؤنی ضلع جھانسی (یوپی) محرم ۱۳۱۶ مطابق جون ۱۸۹۸ء میں پیدا ہوئے آپ کی والدہ محترمہ صغر سنی ہی میں انتقال فرما گئیں، دادی کی گود نے ماں کی تلافی کی آپ کے جد امجد مولانا کاظم حسین بڑے صاحب علم اور صاحب باطن بزرگ تھے موصوف سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگ مولانا ابو الخیر مجددی دہلویؒ کے تربیت یافتہ مرید اور مجازین میں سے تھے۔

حضرت ڈاکٹر صاحب نے ابتدائی تعلیم کے بعد صرف و نحو اور فارسی درسیات کی تکمیل مولانا کاظم حسین کی زیر نگرانی کی۔ اس کے بعد انگریزی تعلیم کیطرف توجہ ہوئی، کانپور میں سکول کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایم اے او کالج علی گڑھ سے بی اے کیا لکھنؤ یونیورسٹی سے قانون کی سند حاصل کی۔

حضرت ڈاکٹر صاحب کے خسر ڈپٹی علی سجاد جو کانپور میں نائب تحصیلدار تھے انہی دنوں حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب خلیفہ مجاز حضرت تھانویؒ بھی کانپور میں ہی ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر فائز تھے یہ ۱۹۱۴ء کی بات ہے یہ دونوں حضرات علی گڑھ کالج میں ہم جماعت بھی تھے اور بے تکلفی اور محبت کا تعلق بھی تھا حضرات خواجہ صاحب کانپور کے دوران قیام میں روزانہ حضرت ڈاکٹر صاحبؒ کے خسر سے ملنے آیا کرتے تھے اور دیر تک نشست رہتی تھی اور حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی قدس سرہ کا تذکرہ بڑے والہانہ انداز میں فرمایا کرتے تھے، آخر کار جناب ڈپٹی علی سجاد نے حضرت تھانویؒ سے خط و کتابت شروع کر دی۔

یکم جنوری ۱۹۱۸ء کو حضرت حکیم الامتؒ ڈپٹی صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے وہاں وعظ موسوم بہ "الکاف" آپ ہی کے مکان پر ہوا اس وعظ کے بعد حضرت ڈاکٹر صاحبؒ کے خاندان کے بیس پچیس افراد نے شرف بیعت حاصل کیا جس میں بوڑھے جوان عورت مرد حتی کہ ملازم تک شامل تھے۔ ان دنوں حضرت ڈاکٹر صاحب علی گڑھ زیر تعلیم تھے ان دنوں اگرچہ آپ بیعت نہ ہو سکے کبھی کبھی خط و کتابت ہوتی رہتی تھی عام طور پر یہ خطوط دعا کیلئے ہوا کرتے تھے لیکن جب آپ قانون کے آخری سال میں تھے تو آپ نے حضرت تھانویؒ کو خط میں لکھا کہ!

"حضرت اب مجھے ایسی راہ پر لگا دیں جس سے تزکیۂ نفس حاصل ہو۔ اور اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی محبت دل میں پیدا ہو"

اس پر حضرت والا نے تحریر فرمایا: "قانون کی تعلیم اور ایسے خیالات" اس پر حضرت ڈاکٹر صاحب نے عریضہ میں لکھا کہ "اگر مقصود تعلیم قانون کے ساتھ حاصل نہیں ہو سکتا تو میں آج ہی اس کو ترک کرنے

کے لئے تیار ہوں" اس پر حضرت والا نے تحریر فرمایا

" میں فتویٰ تو نہیں دیتا لیکن تعلیم سے فراغت کے بعد مجھ سے زبانی بات کر لیں"

چنانچہ ۱۹۲۷ء میں امتحان پاس کر لینے کے بعد حضرت حکیم الامت" کی خدمت میں تھانہ بھون حاضری دی اور عرض کیا کہ آپ نے زبانی گفتگو کے لئے تحریر فرمایا تھا لہٰذا حاضر ہو گیا ہوں ارشاد فرمائیں اس پر حضرت تھانوی قدس سرہ نے بے ساختہ فرمایا کہ

" مجھے تو صرف یہی کہنا تھا تارک الوکالت ہونا بہتر ہے بہ نسبت متروک الوکالت ہونے کے"

۴ اگست ۱۹۲۷ء کو تھانہ بھون پھر حاضری ہوئی اس وقت حضرت والا نے ازراہ شفقت بیعت فرما لیا تھا۔

آپ نے دس سال تک ضلع ہردوئی میں وکالت کی مگر اس سے قطعاً مناسبت پیدا نہ ہوئی چنانچہ حضرت کے صریح ایماء پر آپ نے ستمبر ۱۹۳۵ء میں قطعی فیصلے کے ساتھ وکالت کو ختم کر دیا اور جنوری ۱۹۳۶ء سے باضابطہ طور پر ہومیوپیتھک پریکٹس شروع کر دی کیونکہ اس کے ساتھ آپ کی طبعی دلچسپی اور خاندان کے اکثر افراد کا شغل بھی یہی تھا (اور جون پور میں ۱۹۵۰ء تک ڈاکٹری کرتے رہے) وکالت چھوڑنے اور ہومیوپیتھک پریکٹس شروع کرنے کی اطلاع اسی وقت حضرت تھانوی قدس سرہٗ کی خدمت میں پیش کر دی جس کے جواب میں حضرت والا نے لکھا

"آپ کے لئے ترک وکالت کا انتظار تھا جو بحمد اللہ واقع ہو گیا"

"اس لئے آپ کو مجازین بیعت میں داخل کر کے توکلاً علی اللہ اجازت دیتا ہوں کہ آپ بیعت طالبین کو کیا کریں"

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ سے آپ کا تعلق تقریباً تیس سال رہا مگر آخری سترہ سال میں حضرت ڈاکٹر صاحب حضرت حکیم الامت قدس سرہ کی خدمت میں اپنے حالات کا عریضہ ہر ہفتہ ارسال خدمت کیا ہے اور اس التزام میں کبھی ناغہ نہیں ہوا۔

اس مدت دراز میں مجالست اور مصاحبت کی نعمت سے بھی بہرہ اندوز ہوئے آپ کے ارادت مندوں اور مریدین میں بڑے بڑے علماء، محدث، مفتی، جج، حکومت کے اعلیٰ عہدیداران ارکان پارلیمنٹ وغیرہ شامل ہیں

حضرت ڈاکٹر صاحب ان صفات کا مجموعہ تھے جو ایک کامل شیخ میں ہونی چاہئیں آپ پاکیزہ زندگی زہد و تقویٰ میں اپنی مثال آپ تھے، پوری زندگی خلوص و ایثار کے ساتھ تبلیغ دین میں مصروف رہے، پیر اور ہر جمعہ کو عصر کے بعد آپ کے مکان واقع ای ۶۵ بلاک ایف ناظم آباد میں آپ کی روحانی و نورانی محفل منعقد ہوتی تھی اور روزانہ دوپہر ۱۲ بجے تک آپ کے مطب واقع پاپوش نگر میں آپ جسمانی امراض کے ساتھ ساتھ روحانی امراض کی مسیحائی بھی فرماتے تھے۔

آپ بعض اوقات اس فکر میں رہتے تھے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف کسی طرح متوجہ ہو جائیں باوجود پیرانہ سالی اور ضعف و نقاہت ان ہفتہ واری دو مجالس وعظ کا ضرور اہتمام فرماتے اکثر و بیشتر یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ حضرت فرماتے آج تو کچھ بولنے کی طاقت بھی نہیں لہٰذا دعا پر مجلس کا اختتام کئے دیتے ہیں مگر پھر فرماتے کہ آپ حضرات آ جاتے ہیں اور آپ کی برکت سے میرے اندر بھی قوت آ جاتی ہے بس پھر معمول کا پورا وعظ فرماتے۔

آپ کے ارشادات دل میں اتر جانے والے اور نصیحتوں کا مجموعہ ہوتے تھے اس میں انتہا درجے کی کشش ہوتی تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ علوم و معارف کا دریا موجزن ہے اور سامعین پر ایک خاص قسم کا کیف طاری ہو جاتا تھا۔ اور آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب امڈ آتا تھا اور ہر شخص یہ سمجھتا تھا کہ یہ بات اس کے لئے ہی کہی جا رہی ہے۔ تصوف کو بالکل آسان شکل میں آپ نے لوگوں کے سامنے پیش کیا اس کے مشکل، مسئلے کو آپ نہایت سہل الفاظ میں بیان فرما دیتے تھے

باقی صفحہ ۲۵ پر

## نعت رسول مقبولؐ

(واجد علی اختر)

انہیں کے دم سے چمک رہے ہیں جہاں میں بزم حرم کے جلوے
تو روزِ محشر بھی دیکھ لینا کسی کی نظر کرم کے جلوے

طوافِ کعبہ و سنگ اسود و دار روضۂ انور پہ آنا جانا
نظر میں اب تک سمائے ہیں وہ بزم شاہ امم کے جلوے

وہ خوش نصیب عظیم جاں تھے تمہارے ہمدم جو پاسباں تھے
انہوں نے دیکھے انہی نے سمجھے تمہارے نقش قدم کے جلوے

وہ حسن یوسف و طور موسیٰ یہ چرخ گردوں یہ چاند تارے
زمیں پہ چمکے فلک پہ چمکے کہاں کہاں ہیں امم کے جلوے

# معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

(بنی اسرائیل)

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو سیر کرائی رات کے تھوڑے سے حصہ میں مسجد حرام سے لیکر مسجد اقصیٰ تک۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا یہ اہم ترین واقعہ جو اسراء و معراج کے عنوان سے موسوم ہے اسراء کے معنی "رات میں لیجانے" کے ہیں چونکہ یہ واقعہ رات کے ایک حصہ میں پیش آیا تھا اس لئے "اسراء" کہلاتا ہے معراج عروج سے مشتق ہے جس کے معنی چڑھنے اور بلند ہونے کے ہیں اور اسی لئے معراج زینہ سیڑھی کو بھی کہتے ہیں اور اس عظیم الشان سفر پر زبان وحی ترجمان نے "عُرِجَ بِیْ" کا جملہ بار بار استعمال فرمایا اس لئے اس پر عظمت واقعہ کو "معراج" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

اصطلاح علماء میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کی سیر کو اسراء اور مسجد اقصیٰ سے اوپر تک کی تمام سیر کو معراج کہتے ہیں۔

یہ واقعہ کب ہوا اس میں راجح قول یہ ہے کہ ۱۲ نبوی میں سفر طائف سے واپسی کے بعد رجب کی ستائیسویں رات میں ہوا۔

قرآن کریم میں یہ واقعہ اجمالاً مذکور ہے البتہ احادیث میں اس کی تفصیل آئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔

**مولانا محمد انور فاروقی**

ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام ہانی کے مکان میں بستر استراحت پہ آرام فرما تھے۔ نیم خوابی کی حالت تھی کہ یکایک چھت پھٹی اور چھت سے جبریل امین اترے اور آپ کے ہمراہ اور بھی فرشتے تھے آپ کو جگایا اور مسجد حرام میں لے گئے وہاں جاکر آپ حطیم میں لیٹ گئے اور سو گئے۔ جبریل امین اور میکائیل نے آکر آپ کو جگایا اور آپ کو زم زم پر لے گئے اور لٹا کر آپ کے سینہ مبارک کو چاک کیا اور قلب مبارک کو نکال کر زم زم کے پانی سے دھویا اور ایک سونے کا طشت لایا گیا جو ایمان اور حکمت سے بھرا ہوا تھا۔ اس ایمان اور حکمت کو آپ کے دل میں بھر کر سینہ کو ٹھیک کر دیا اور دونوں شانوں کے درمیان میں مہر نبوت لگائی گئی (جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی حسی اور ظاہری علامت ہے) بعد ازاں براق لایا گیا۔ براق ایک بہشتی جانور ہے جو خچر سے کچھ چھوٹا اور دراز گوش سے کچھ بڑا سفید رنگ برق رفتار تھا جس کا ایک قدم منتہائے بصر پر پڑتا تھا جب اس پر سوار ہونے تو شوخی کرنے لگا۔ جبریل امین نے کہا اے براق یہ کیسی شوخی ہے تیری پشت پر آج تک حضورؐ سے زیادہ کوئی اللہ کا مکرم اور محترم بندہ سوار نہیں ہوا براق شرم کی وجہ سے پسینہ پسینہ ہو گیا اور حضورؐ کو لیکر روانہ ہوا جبریل و میکائیل آپ کے ہمرکاب تھے اس شان کے ساتھ حضورؐ روانہ ہوئے۔

اور بعض روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جبریل امین نے حضور پر نورؐ کو براق پر سوار کیا اور خود نبی کریم کے ردیف بنے یعنی آپ کے پیچھے براق پر سوار ہوئے

(زرقانی خصائص کبریٰ۔ باب المعراج)

یہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس پہنچے اور مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے اور پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد ادا فرمائی آپ کی تشریف آوری پہ تمام انبیاء کرام پہلے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منتظر میں موجود تھے ایک موذن نے اذان دی پھر اقامت کہی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل امین اور دیگر ملائکہ کی معیت میں آسمانوں کی طرف عروج فرمایا اور انبیاء علیہم السلام سے ملاقاتیں کیں بعد ازاں آپ کو سدرۃ المنتہیٰ لیجایا گیا وہاں سے آپ مقام صریف الاقلام سے چل کر حجابات طے کرتے ہوئے، بارگاہ قدس میں پہنچے اور وہاں اللہ تعالیٰ سے بلاواسطہ کلام فرمایا

تمام محدثین فقہاء اور متکلمین کا یہی مذہب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج بیداری میں روح مع الجسم ہوئی۔ علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں۔

"تمام محدثین فقہاء، اور متکلمین کا یہی مذہب ہے اور صحیح حدیث سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے اور اس سے تجاوز کرنا (انکار کرنا) نامناسب ہے"

(فتح الباری)

علامہ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں۔

"جلیل القدر سلف صالحین اور بزرگان دین اسی جانب ہیں کہ اسراء مع جسم عنصری بیداری میں پیش آیا

باقی ص ۲۵ پر

# آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

## عیسائیوں سے دوستانہ تعلقات

غلام سرور کراچی

سوال:۔ ہمارے علاقے اختر کالونی میں ۴۰ فیصد عیسائی رہتے ہیں اور ہمارے مسلمان حضرات اُن سے تعلقات روابط بڑھانے میں ذرا بھی جھجک محسوس نہیں آتے حتیٰ کہ السلام علیکم اور وعلیکم السلام بھی دونوں جانب سے فخریہ انداز میں کہا جاتا ہے۔ کیا مسلمانوں کیلئے ایسا کرنا جائز ہے۔

جواب:۔ ان کو سلام کہنا جائز نہیں اور دوستانہ تعلقات بھی درست نہیں۔

سوال:۔ ہماری فیکٹری میں ایک صاحب فرمانے لگے کہ جب کسی مسلمان کا انتقال ہو جائے اور اس سے سوال جواب ہوتے ہیں تو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو قبر میں بذات خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں تو اس پر دوسرے صاحب کہنے لگے کہ نہیں حضورؐ خود نہیں آتے بلکہ حضورؐ کی شبیہ مردے کے سامنے پیش کی جاتی ہیں تو مولانا صاحب ذرا آپ وضاحت فرمائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پورے جسمانی وجود کے ساتھ قبر میں آتے ہیں یا ان کی ایک طرح سے تصویر مردے کے سامنے پیش کی جاتی ہے یا صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا جاتا ہے۔

جواب:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خود تشریف لانا یا آپ کی شبیہ کا دکھایا جانا کسی روایت سے ثابت نہیں۔

سوال:۔ اگر سفر میں ٹرین ریل یا کسی اور سواری میں اگر جلدی کی وجہ سے سنتیں نہیں پڑھ سکے تو گناہ تو نہیں ہوگا

جواب:۔ سفر میں اگر جلدی کی وجہ سے سنتیں چھوٹ جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ اگر اطمینان کا موقع ہو تو پڑھ لینی چاہئیں۔ واللہ اعلم۔

سوال:۔ ایک دن امام صاحب کسی نماز میں غیر حاضر تھے کمیٹی کے لوگوں نے ایک خشخشی داڑھی والے صاحب کو امام بنا دیا جبکہ باشرع داڑھی والے بھی دو اشخاص موجود تھے تو یہ جماعت ضائع ہو گئی اگر نہیں تو نماز کس حد تک خراب ہوئی۔

جواب:۔ خشخشی داڑھی والے کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔

## داڑھی کی شرعی حدود

وجیہہ الدین کراچی

سوال:۔ داڑھی کی شرعی حدود کیا ہیں۔ خط کہاں تک بنانے کی اجازت ہے۔ میری داڑھی کے کچھ بال حلقوم کے ساتھ گلے میں بھی ہیں اور گال پر جو داڑھی کے بال ہوں ان کو گھر والے کاٹنے کے لئے زور لگا رہے ہیں میں کیا کروں؟

جواب:۔ داڑھی داڑھ سے ہے داڑھ کے جبڑے پر جو بال ہوں وہ داڑھی ہے حلق کے بال صاف کرنا جائز ہے اسی طرح رخسار کے بال لینا بھی جائز ہے۔

سوال:۔ شلوار ٹخنوں سے اوپر رکھنے کی کوشش کرتا ہوں تو گھر والے ناراض ہوتے ہیں، جالی والی ٹوپی پہننے کے لئے کہتے ہیں جبکہ میں کپڑے کی ٹوپی پہنتا ہوں۔ میں کیا کروں؟

جواب:۔ شلوار ٹخنوں سے نیچے رکھنا حرام ہے اس میں گھر والوں کی بات نہ مانی جائے۔ ٹوپی جالی والی پہن لیا کریں۔

سوال:۔ کیا تبلیغی نصاب میں کچھ حدیثیں کمزور شمار ہونے والی بھی ہیں۔ اگر ہیں تو اس کا مسجد اور گھر میں پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:۔ فضائل میں کمزور روایت بھی قبول کر لی جاتی ہے۔

## امام کیلئے مسجد سے چندہ

مسٹر عبدالرزاق حیدرآباد

سوال:۔ ماہ رمضان ۲۷ شب قدر بعد نماز مغرب مسجد میں لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ امام صاحب اور موذن کے لئے چندہ کا اعلان کیا جاتا ہے کیا ایسا کرنا صحیح ہے۔

جواب:۔ امام اور موذن کا روزینہ مسجد کے مصارف کے لئے مسجد میں چندہ کرنا جائز ہے۔

سوال:۔ پیش امام نے فنانس کارپوریشن سے قرض لے کر مکان تعمیر کیا ہے کیا ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔

جواب:۔ فنانس کارپوریشن سے قرض لے کر تعمیر کرنا درست نہیں، چونکہ یہ ادارہ آج کل دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے سود ختم کر دیا ہے اس لئے امام صاحب نے ان کی بات پر اعتماد کر لیا ہوگا اور غیر سودی قرض سمجھ کر اس ادارے سے قرض لیا ہوگا اس لئے امام کے پیچھے نماز درست ہے۔

سوال:۔ وضو خانے کے نل سے دوکاندار روز انہ پانی لے جاتے ہیں یہ شرعاً جائز ہے؟

جواب:۔ مسجد کے نل سے پانی لے جانا درست نہیں، اگر اہل محلہ نے یہ نل رفاہ عامہ کے پیش نظر لگایا ہو تو

گنجائش ہے۔

سوال: مسجد کے اندر کی صف میں مساکین، غرباء اپنی امداد کے لئے نمازیوں سے اپیل کرتے ہیں۔

جواب: مسجد میں سوال کرنا ممنوع ہے۔

## ڈیفنس سکیم

مشرف علی زیدی خانپور

سوال: گورنمنٹ کی ڈیفنس سرٹیفکیٹ سکیم ہے جو سرٹیفکیٹ ہے کہ اس کا منافع لینا جو کہ شرعی طور پر نہیں؟ اگر متذکرہ بالا سرٹیفکیٹ لئے جا چکے ہوں اور اس کا منافع بھی حاصل کر لیا ہو تو اس رقم کا مصرف کس طریقہ یا مد میں کیا جاوے کہ گناہ سے بچ سکے اور وہ رقم اپنے ذات پر نہ بھی کسی ضرورت مند کے کام ہو سکے۔ یا اس رقم کو بطور رشوت دیگر جائز کام لیا جا سکتا ہے۔ مثلاً واپڈا کا میٹر حاصل (بجلی حاصل کرنے والے) جبکہ اشد ضرورت اور پریشانی کے باوجود بھی میٹر نہیں دیتے جب تک وہ رشوت نہ لے لیں۔

یا اور اس قسم کے دفتری کام جائز کو نکلوانے کے لئے یہ رقم استعمال ہو سکتی ہے کہ نہیں۔

جواب: اپنی ضرورت کے لئے نہ خرچ کیا جائے رشوت دینا بھی اپنی ضرورت ہے البتہ بلا نیت صدقہ کے کسی محتاج کو دیدیا جائے۔ واللہ اعلم۔

## بچے کی جھلی۔

لیاقت علی کراچی

سوال: بعض بچوں کی ولادت خواہ لڑکا ہو یا لڑکی ایک جھلی میں ہوتی ہے جسے برقعہ بھی کہا جاتا ہے۔ بعض خواتین و حضرات کا کہنا یہ ہے کہ اس جھلی کو سکھا کر رکھ لیا جائے بہت نیک فال ثابت ہوتی ہے۔ اور اس جھلی میں پیدا ہونے والا بچہ بھی بہت خوش نصیب ہوتا ہے قرآن و سنت کی روشنی میں فرمائیے کہ جھلی رکھ لینا درست ہے؟ پھینک دینا درست ہے؟ یا دفن کر دینا درست ہے؟

جواب: یہ جھلی عموماً دفن کر دی جاتی ہے۔ اس کو رکھنے اور ایسے بچے کے خوش نصیب کا قرآن و حدیث میں کہیں ثبوت نہیں۔ واللہ اعلم

## دیور جیٹھ سے پردہ

محمد عابد شاہ کراچی

سوال: آج کل بہت عام دیور اور جیٹھ کی وجہ سے ہو رہے ہیں میری نگاہ سے ایک حدیث گزری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر دیور بھابھی سے پردہ نہ کرے تو اس پر ہلاکت ہو اور اگر بھابی اس سے پردہ نہ کرے تو اس پر ہلاکت ہو میں نے جب یہ شرط اپنے گھر میں عائد کی یعنی اپنی بیوی سے دیور اور جیٹھ سے پردہ کے لئے کہا تو میرے گھر والوں نے مجھے گھر والوں سے نکل جانے کی دھمکی دی دوسری طرف یہ بھی حکم ہے۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔ ایک سنت پر عمل کرنے کے لئے دوسری سنت کو ترک کرنا پڑ رہا ہے۔ اگر کہیں یہ عمل ہوتا ہے تو معاشرے کے لوگ اسے بے غیرت کہتے ہیں کہ اپنے بھائیوں پر شک کرتا ہے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ قرآن و سنت کی روشنی میں اس مسئلہ کا حل بتایا جائے۔

جواب: عورت اپنے دیور جیٹھ کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے، چہرے کا پردہ کرے۔ بے تکلفی کے ساتھ باتیں نہ کرے، ہنسی مذاق نہ کرے۔ بس اتنا کافی ہے اس پر اپنی بیوی کو سمجھا لیجئے۔ آج کل چونکہ پردے کا رواج نہیں اس لئے معیوب سمجھا جاتا ہے۔ والدین کی بے ادبی تو نہ کی جائے لیکن خدا اور رسول کے خلاف کوئی بات کہیں تو ان کے حکم کی تعمیل نہ کی جائے۔

## وراثت کا ایک مسئلہ

بشیر احمد ٹنڈو آدم

سوال: محمد اسمٰعیل کا انتقال ہو گیا۔ مرحوم کی ایک حقیقی بہن اور چار بھتیجے۔ اور ایک بھتیجی۔ اور دو بھانجے اور ایک بھانجی ہے۔ والدین اور اولاد کوئی نہیں نہ بیٹا بیٹی میں نہ پوتا پوتی۔ صرف مذکورہ بالا وارث ہیں لہٰذا صورت مسئولہ میں مرحوم کی وراثت کا شرعی تقسیم کا طریقہ کیا ہو گا۔ ایک مکان تھا اس کو فروخت کر دیا گیا۔ دفتر سٹلمنٹ سے کاغذات بنوانے میں تین ہزار روپیہ خرچ ہوا، تقریباً بارہ ہزار روپیہ کا قرضہ تھا وہ بھی ادا کر دیا گیا۔ مکان فروخت ہوا تینتیس ہزار کا چندہ خرچ ہو گئے۔ اب صرف پندرہ ہزار روپیہ باقی ہے لہٰذا آنجناب سے گزارش ہے کہ مرحوم کی وراثت کی تقسیم کا شرعی طریقہ کیا ہو گا اور کس کس وارث کو کتنا کتنا حصہ ملے گا۔

جواب: مرحوم کا ترکہ ادائے قرض اور نفاذ وصیت کے بعد آٹھ حصوں پر تقسیم ہو گا۔ چار حصے بہن کے اور ایک ایک حصہ چاروں بھتیجوں کا۔ بھتیجی۔ بھانجے اور بھانجی کو کچھ نہیں ملے گا نقشہ یہ ہے۔

۸

| بہن | بھتیجا | بھتیجا | بھتیجا | بھتیجا | بھتیجی | بھانجے | بھانجی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۴ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | × | × | × |

## قرآن پڑھنے میں دل نہیں لگ رہا

فیروز احمد حیدر آباد

سوال: میں قرآن شریف کی تعلیم حاصل کر رہا ہوں اللہ کا شکر ہے میں نے اب تک ۱۹ پارے پڑھ چکا ہوں اور اب پڑھنے میں دل نہیں لگ رہا ہے آپ کوئی وظیفہ تحریر کر دیں آپ کی مہربانی ہو گی جس پر عمل کرنے سے

باقی ص ۲۴ پر

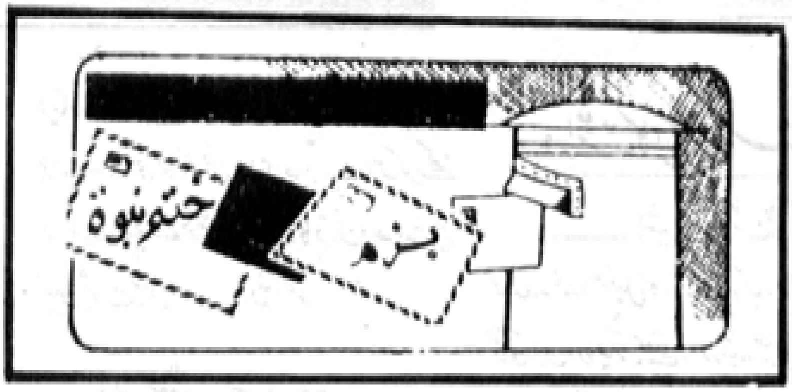


## میں تو رسالہ کا منتظر ہی رہتا ہوں

خالد محمود گیلانی ۔ لاہور

آپ کا ہفت روزہ ختم نبوت باقاعدگی سے پڑھتا ہوں بہت ہی لاجواب رسالہ ہے بس میں تو رسالہ کا منتظر ہی رہتا ہوں اور جب رسالہ ملتا ہے تو تمام کام چھوڑ کر مطالعہ کرتا ہوں کیونکہ اب اس رسالہ کا تعلق میری شہ رگ سے جڑ چکا ہے الحمد للہ رسالے نے مسلمانوں کی رہنمائی کا حق ادا کر دیا اللہ آپ کو اس کا اجر دے آمین ۔

## حضور کی غلامی میں سب کچھ ہے

محمد یونس طارق بہاولپور

رسالہ ختم نبوت کچھ عرصہ سے باقاعدگی کے ساتھ پڑھ رہا ہوں الحمد للہ پڑھنے کے بعد دل و دماغ کے دریچے روشن ہو جاتے ہیں۔ بزرگان کی خدمت کا پتہ چلتا ہے۔ کالم آپ کے مسائل سے استفادہ آیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو مزید طاقت و ہمت عطا فرمائیں اور اسی ذوق شوق سے رسالہ نکلتا رہے میرا ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ہی سب کچھ ہے

## ڈیرہ غازیخان میں علماء کے جلوس پر لاٹھی چارج کی مذمت

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے رہنماؤں مولانا خدا بخش اور قاری شبیر احمد عثمانی نے ڈیرہ غازیخان میں علمائے کرام کے جلوس پر پولیس تشدد جس میں علماء پر لاٹھیاں چارج اور آنسو گیس کا استعمال کیا گیا اس کی شدید مذمت کرتے ہیں ان راہنماؤں نے کہا کہ یہ جلوس علماء حق نے خالص مذہبی مسئلہ کے لئے نکالا تھا۔ جن علماء کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا ان میں حافظ اسلام علامہ عبدالستار تونسوی جن کی ساری زندگی اسلام کی تبلیغ کے لئے گذری ہے ان پر اور مولانا صوفی اللہ وسایا صاحب جو کہ جماعت کے روح رواں اور سرگرم مبلغ ہیں اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا نذیر احمد صاحب تونسوی اور دوسرے سینکڑوں علماء کرام پر لاٹھی چارج کر کے انتظامیہ نے مرزائیت نوازی کا ثبوت دیا ہے اور غلط قدم اٹھایا ہے جس کی ہم پر زور مذمت کرتے ہیں ان رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ انتظامیہ کے جن افسران نے یہ ظلم و تشدد کا بازار گرم کیا ہے ان کو عبرتناک سزا دی جائے اور گرفتار شدگان علماء کرام کو فوری طور پر رہا کر کے ان کے خلاف قائم کردہ مقدمات فوری واپس لئے جائیں ۔

## ختم نبوت سب سے فائق ہے

ہفت روزہ ختم نبوت پابندی سے ارسال کرنے کا تہہ دل سے مشکور ہوں اور گذارش کرتا ہوں کہ عالم اسلام کا یہ محبوب ترین پرچہ اسی طرح ارسال فرماتے رہا کریں گے !

ہفت روزہ ختم نبوت کے بارے میں کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانا ہے، میری رائے میں یہ پوری دنیا کا واحد ہفت روزہ رسالہ ہے جو اپنے ظاہری حسن اور باطنی کمالات کی بنا پر سب سے فائق ہے اس کی کتابت، طباعت اور سرورق بھی نہایت ہی حسین اور دیدہ زیب ہے۔ اس رسالے کی بدولت ہزارہا ہزار لوگوں کو جہاں مسئلہ ختم نبوت اور دیگر دینی مضامین سے استفادہ کا موقع مل رہا ہے وہیں

یہ رسالہ قادیانیوں پر ضرب کاری کا کام بھی دے رہا ہے ۔ مگر افسوس کہ قادیانی اتنی ضربیں کھانے کے باوجود بھی صم بکم عمی کے مصداق بنے نظر آتے ہیں۔ رسالہ کا کام تو صرف تبلیغ اور حقائق و شواہد کو کھول کر بیان کر دینا ہے ، ہدایت اور صراط مستقیم پر گامزن کرنا تو خدا تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ آپ کی ان تمام سعی کو مقبول و مشکور فرمائے اور زیادہ سے زیادہ دین متین کی خدمت کا موقع عطا فرمائے۔ آمین ۔

والسلام

محمد الیاس بی اے سمن آباد لاہور ،

## ختم نبوة ترقی کی طرف رواں دواں

جناب مدیر مسئول صاحب ، السلام علیکم ،

جناب کی پیہم کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ "ختم نبوت" روز بروز ترقی کی منزلوں کی طرف رواں دواں ہے ، بالخصوص کاغذ کی تبدیلی نے اس کی زیبائش میں مزید اضافہ کر دیا ہے اور اب یہ دیکھ کر بیحد خوشی حاصل ہوئی کہ آپ "گلدستہ ختم نبوت" کا نیا سلسلہ شروع کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ خدا اس کی عظمت کو تمام مسلمانوں کے دلوں میں بٹھائے اور حرمت ختم نبوت پر مر مٹنے کا جذبہ تمام مسلمانوں کے دلوں میں موجزن ہو۔ آمین ۔

## آپ کو اور آپ کے رفقاء کو مبارکباد ،

باقاعدہ آپ کے رسالہ "ختم نبوت" کا بہت ہی شوق سے مطالعہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی عادت قدیمہ یہ چلی آرہی ہے کہ ہر زمانے میں حق کی آواز کو بلند کرنے کے لئے اور فرقہ باطلہ کے مقابلہ کے لئے اور حق گوئی کے لئے ایک جماعت ظہور فرماتے ہیں۔ اس زمانہ میں تمام کافروں اور دشمنان اسلام کے قلع قمع کرنے کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کو ظاہر فرمایا ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کی آواز کو دنیا کے ہر کونے میں پہنچائے اور امت مسلمہ کو ان کے دجل سے محفوظ فرمائے۔ آخر میں آپ

در آپ کے رفقاء کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

محمد عبدالحئی معصوم قاسمی، جامعہ فاروقیہ کراچی۔

## مسلک حقہ کی خدمت میں پیش پیش

آپ کے ہفت "ختم نبوت" کے ذریعہ مسلک حقہ کی خدمت مخفی نہیں۔ نیز تحقیقاتی مضامین اور جماعتی روابط کی اپنی حیثیت ہے جن سے قارئین بھرپور استفادہ کرتے ہیں۔ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جریدے کو عوام الناس کے لئے رشد و ہدایت کا ذریعہ بنائے اور اس کارِ خیر کے بدلے آپکو اجر عظیم عطا فرمائے (آمین)

حافظ عبدالرحمٰن انجم،

دارالاصلاح سلفیہ، لاہور۔

## ختم نبوۃ ہر لحاظ سے قابل تعریف ہے

[illegible]

ہفت روزہ ختم نبوت باقاعدہ ملتے رہتے ہیں۔ اس فتنہ کے دور میں اس قسم کا رسالہ نکالنا جہاد ہے اور اس میں شرکت باعث ثواب ہے۔ پرچہ ہر لحاظ سے قابل تعریف ہے یہ مجاہدین ختم نبوت کی پرخلوص محنت و ریاضت کی ضمانت ہے۔

فقط والسلام

جمال الدین انصاری وجملہ رفقاء کرام، حیدرآباد

## دلی مبارکباد

رسالہ باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ انشاء اللہ کوشش کر رہا ہوں کہ اس مبارک رسالے کو زیادہ سے زیادہ پھیلاؤں، دعا کریں میں اس کوشش میں کامیاب رہوں۔ رسالے کو اس قدر خوبصورت بنانے پر میری جانب سے مبارکباد قبول فرمادیں یہ سب آپ کی مساعی خیر کا نتیجہ ہے کہ آج دنیا بھر میں قادیانیت اور اس کے وفاداروں کا کامیاب تعاقب اور مقابلہ کیا جا رہا ہے یہ رسالہ اپنی نوعیت کے لاثانی ہے خصوصاً جب سے اخباری کاغذ کی بجائے سفید کاغذ پر چھپنا شروع ہوا ہے۔ اس کی اہمیت اور مقبولیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے ــــــ

محمد رفیق مدرسہ حمیدیہ کلور کوٹ (بھکر)

ختم نبوت کے رسالے باقاعدہ پہنچ رہے ہیں۔ پہلے سے کہیں بہتر اور دیدہ زیب۔ اس میں ایک مضمون جو مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب لکھتے تھے غالباً "بولتی تحریر" جو کہ چند رسالوں میں غائب ہے ضرور شروع کریں کیونکہ عوام کو یہ تحریریں ضرور پڑھنی چاہئیں۔ بار بار پڑھنے سے ہر شخص قادیانیت کو سمجھ سکے گا اور دوسرے شمارہ ۲۸ میں آپنے "براہین احمدیہ" کے اوراق کا عکس شائع کیا ہے۔ یہ سلسلہ بھی جاری رکھیں تاکہ تمام لوگوں کو علم ہو جاتا ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ جل شانہ رسالے کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے، آمین۔

عبدالخالق قریشی دہلی


## فہرست کتب مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

### ردِ قادیانیت پر، معلومات افزاء، ایمان پرور، جہاد آفریں، حقائق افروز کتب

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | قادیانی مذہب۔ | اُردو | پروفیسر الیاس برنی | ۹۰/ قیمت |
| ۲ | رئیس قادیان۔ | 〃 | مولانا رفیق دلاوری | ۲۵/ |
| ۳ | خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔ | 〃 | السید انور شاہ کشمیری | ۱۲/ |
| ۴ | تحریک ختم نبوت۔ | 〃 | شورش کاشمیری | ۱۵/ |
| ۵ | اسلام اور قادیانیت۔ | 〃 | مولانا عبدالغنی | ۱۸/ |
| ۶ | قادیانی کیوں مسلمان نہیں؟ | 〃 | مولانا منظور نعمانی | ۵/ |
| ۷ | موقف ملت اسلامیہ۔ | عربی | قومی اسمبلی میں مجلس کی عرضداشت | ۱۰/ |
| ۸ | موقف 〃 | انگریزی | 〃 〃 〃 | ۱۰/ |
| ۹ | قادیانی موومنٹ۔ | 〃 | ڈاکٹر پویا | ۴/ |
| ۱۰ | ہدیۃ المہدیین۔ | عربی | مولانا مفتی محمد شفیع | ۴/ |
| ۱۱ | التصریح۔ | 〃 | السید انور شاہ کشمیری | ۴۰/ |
| ۱۲ | نزول مسیح۔ | اُردو | مولانا محمد یوسف لدھیانوی | مفت۔ ڈاک کے یک |
| ۱۳ | المہدی والمسیح۔ | 〃 | 〃 | 〃 ایک روپیہ کے |
| ۱۴ | توہین کلمہ۔ | 〃 | 〃 | 〃 ٹکٹ ارسال کریں |
| ۱۵ | الہامی گرگٹ۔ | 〃 | 〃 | 〃 〃 |
| ۱۶ | قادیانی جنازہ۔ | 〃 | 〃 | 〃 〃 |
| ۱۷ | مرزائی نامہ۔ | 〃 | مولانا مرتضیٰ خان میکش | ۵/ |
| ۱۸ | قادیانی عقائد۔ | 〃 | مولانا تاج محمود | مفت ایک روپیہ کے |
| ۱۹ | حضرت مسیح علیہ السلام مرزا قادیانی کی نظر میں۔ | | مولانا لال حسین اختر | 〃 ڈاک ٹکٹ ارسال |
| ۲۰ | ختم نبوت اور بزرگان امت۔ | 〃 | 〃 | 〃 کریں |

مجلس چونکہ ایک تبلیغی ادارہ ہے اس لئے کتابوں پر صرف لاگت وصول کی جاتی ہے اس لئے کمیشن نہیں ملے گا۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان، فون: ۴۰۹۷۸

# ایک "بہائی" کا آیت خاتم النبیین پر اعتراض

## مولانا سید سلیمان ندوی کا جواب

جناب سید حسن امام صاحب حسینی منزل گیا،

"برادرم (ڈاکٹر سید) سید حسین امام سے ان کے ایک بہائی مسٹر زنار دار ہمسفر نے سوال کیا کہ "ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین" سے نبوت کی خاتمیت تو ثابت ہو جاتی ہے، لیکن اس سے رسالت کا ختم ہونا کہاں ثابت ہوتا ہے؟ اس کا جواب مطلوب ہے، بعد میں معلوم ہوا کہ ان کے وہ ہمسفر بہائی تھے۔"

معارف:۔ پہلے بہائی مسٹر زنار دار ہمسفر سے پوچھنا تھا کہ وہ رسالت کے معنی کیا سمجھتے ہیں جو "رسالت" و "نبوت" میں فرق کرتے ہیں۔ قرآن مجید کے رو سے "رسول" "مرسل" اور "ارسال" کے الفاظ رسالت و نبوت کے معنی میں خاص نہیں ہیں، بلکہ ان کا استعمال عموماً پیغامبری کے معنی میں آیا ہے اور اسی لحاظ سے ملائکہ کو بھی رسول سے موسوم کیا گیا ہے، اسی طرح ارسال کا لفظ اچھوں اور بروں سب کے لئے بلا تخصیص استعمال کیا گیا ہے، اس لئے نفس رسالت کی خاتمیت کے متعلق سوال ہی سرے سے صحیح نہیں، قرآن مجید کے رو سے رسالت کے ان معانی کا اندازہ ذیل کی چند آیات پاک سے ہو سکتا ہے، فرمایا:

(۱) بلٰی ورسلنا لدیھم یکتبون (زخرف ع۔۷) ہاں (ہم سنتے ہیں) اور ہمارے فرشتے ان کے پاس ہیں وہ بھی لکھتے ہیں۔

(۲) فلما جاءہ الرسول (یوسف ع۔۷) پھر جب ان کے پاس وہ قاصد پہنچا، (۳)

(۳) ان رسلنا یکتبون ما تمکرون (یونس۔۳) بالیقین فرشتے تمہاری سب شرارتوں کو لکھ رہے ہیں۔

(۴) قال فما خطبکم ایھا المرسلون (حجر) فرمانے لگے پھر تو کیا مہم درپیش ہے اے فرشتو۔

(۵) انہ لقول رسول کریم (تکویر ع۔۱) یہ قرآن کلام ہے ایک معزز فرشتہ کا لایا ہوا۔

(۶) انا رسل ربک (ھود ع۔۷) ہم تو آپ کے رب کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں،

(۷) الم تر انا ارسلنا الشیاطین علی الکافرین (مریم ع۔۵) کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہم نے شیاطین کو کفار پر چھوڑ رکھا ہے،

(۸) جاعل الملائکۃ رسلاً (فاطر ع۔۱) جو فرشتوں کو پیغام رسان بنانے والا ہے،

**مرسلہ: مولانا ایوب سورتی انگلینڈ**

پیغام رساں اور ملائکہ کے معنی میں عمومی استعمال کے علاوہ مرسل کا لفظ بعض جگہ "ممسک" کے بالمقابل استعمال کیا گیا ہے، ارشاد ہے۔

(۹) ما یفتح اللّٰہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لھا وما یمسک فلا مرسل لہ من بعدہ (فاطر ع۔۱)

اللہ تعالیٰ جو رحمت لوگوں کے لئے کھول دے تو اس کا کوئی بند کرنے والا نہیں، اور جس کو بند کردے تو اس کے بعد اس کا کوئی جاری کرنے والا نہیں،

آیات بالا سے اندازہ ہوگا کہ لفظ رسول و مرسل وغیرہ کی حیثیت عمومی ہے، یہ لفظ خاص نبی کے معنی کے لئے مختص نہیں، بلکہ جیسے عام معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے اسی طرح منصب نبوت کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے،

اس کے برخلاف "النبی" کا لفظ خاص اس ذات گرامی کے لئے قرآن مجید میں آیا ہے جس کو منصب نبوت پر سرفراز کیا گیا ہو، قرآن مجید میں اس لفظ کا استعمال بجز نبی کے ذات گرامی کے کسی اور معنی میں نہیں آیا ہے اس لئے دراصل منصب "منصب نبوت" ہے، نہ کہ "منصب رسالت" جس کے ذاتی اوصاف کی تعیین و توصیف و تحدید آئی ہو۔

اس لئے جب رسالت کا لفظ "منصب نبوت" کے معنی میں بولا جائے گا، تو قدرتی طور پر نبوت کے منصب کی خاتمیت کے ساتھ اس معنی کی رسالت کی خاتمیت کے بھی سمجھے جائیں گے، اسی وجہ سے قرآن مجید میں کسی موقع پر نبی کی تعیین و تخصیص رسول سے نہیں کی گئی، بلکہ ہر جگہ "رسول" کی تعیین و تخصیص نبی سے کی گئی ہے، ارشاد ہوا:۔

وکان رسولاً نبیاً (مریم ع۔۳) اور بھیجے ہوئے نبی تھے،

الذین یتبعون الرسول النبی الامی (اعراف ع۱۹)

جو لوگ ایسے رسول نبی امی کا اتباع کرتے ہیں۔

فامنوا باللّٰہ ورسولہ النبی الامی (اعراف ۲۰)

تو اللہ پر اور اس کے رسول نبی امی پر ایمان لاؤ،

اسی طرح فرمایا:۔

ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین (احزاب ع۵)

لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں۔

اس لئے جب "منصب نبوت" کی خاتمیت کا ثبوت "خاتم النبیین" سے ہو گیا، تو اس "رسالت" کی خاتمیت آپ سے آپ ہو گئی، جو منصب نبوت کے لئے تھی اور اس خاص رسالت کے ختم ہونے کا سوال علیحدہ سے پیدا نہیں ہوگا۔

ہاں عمومی ارسال یا رسل کا عالم دنیا پر آنا تو آج بھی جاری ہے، ملائکہ بھی رسول کہے گئے ہیں، وہ عالم بالا سے عالم دنیا میں آیا جایا کرتے ہیں، اور بے شمار انعامات الٰہیہ کے ارسال کا سلسلہ ہر لحظہ و ہر آن جاری ہے، اور قیامت تک جاری رہے گا، اس لئے عمومی معنی میں رسول، رسل، مرسل، مرسل علیہ اب بھی ہیں، اور تا قیامت رہیں گے، لیکن اگر رسول بمعنی نبی لئے جائیں گے، تو منصب نبوت کا خاتمہ ہو چکا،

اس خاتمیت کے بعد اب اس منصب کے معنی میں لفظ "نبوت" کا اطلاق کسی نئے مدعی کے لئے صحیح نہیں ہو سکتا، کہ منصب نبوت کے خاتم کے ساتھ منصب رسالت (یعنی نبوت) کا خاتمہ آپ سے آپ ہو چکا، اور "خاتم النبیین" ہی سے اس رسالت کی خاتمیت پر بھی مہر لگ چکی ہے۔

یہ خیال شریف میں ہے کہ یہ جو کچھ عرض کیا گیا، محض قرآن مجید کی آیات کریمہ کی روشنی میں کیا گیا ہے، لیکن اگر آپ انہیں ان اصطلاحوں کے ذریعہ سمجھنا چاہیں جو رسول و نبی کے معنی کے لئے بعد میں اختیار کی گئی ہیں تو اس لحاظ سے بھی لفظ نبی میں عموم اور لفظ رسول میں خصوص پایا جاتا ہے "اور عموم کی خاتمیت خصوص کی خاتمیت کو آپ سے آپ مستلزم ہوتی ہے" رسول وہ ہے جو صاحب کتاب یا صاحب شریعت جدیدہ ہو، یا قدیم شریعت کو کسی جدید قوم میں لایا ہو، اور نبی وہ ہے جو صاحب وحی ہو، اور ان قیود سے مقید ہو یا نہ ہو، دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ہر رسول جو منصب نبوت پر آئے، وہ نبی بھی ہو، یا نبی صرف نبی ہو، اس کو کوئی کتاب یا شریعت نہیں ملی ہو، اس لئے جب عموم منصب نبوت کی نفی تمیت علی الاطلاق ہو گئی، تو خصوص (رسالت) کا خاتمہ اسی عموم (نبوت) کے تحت بھی ہو گیا، اس لئے "اس آیت" ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں رسول و نبی کے ان اصطلاحی معانی کے لحاظ سے پہلے لفظ خاص (رسول) بعد لفظ عام (نبی) لایا گیا ہے۔ اس موقع پر کلام عرب کا جنہیں مذاق ہے، وہ اس کو بآسانی سمجھ سکتے ہیں کہ اگر رسول و نبی میں معنی مساوات ہوتی تو اس محل پر "اظہار" کے بجائے "ارجاع ضمیر" سے کام لیا جاتا، لیکن ارجاع ضمیر کے بجائے "خاتم النبیین" اسی لئے کہا گیا کہ ہر قسم کی نبوت کا خواہ وہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی، کلیۃً خاتمہ ہو جائے، اور جھوٹے نبیوں کے لئے ادعائے نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا جائے۔ والسلام "س"

(معارف اعظم گڑھ، جولائی ۱۹۴۵ء)

# مرزا قادیانی کی وسعتِ علمی

ڈاکٹر غلام جیلانی برق منکر حدیث تھے بعد میں انہوں نے انکار حدیث سے توبہ کر لی۔ انہوں نے رد قادیانیت ایک کتاب لکھی تھی اس کتاب میں ایک عنوان مرزا قادیانی کی "وسعت علم" ہم اسے قدرے تلخیص کے ساتھ ذیل میں پیش کر رہے ہیں ——— (مرتب)

## "وسعت علم"

مرزا قادیانی بار بار لکھتا ہے کہ میری معلومات خداداد ہیں اور میں نے علم براہ راست اللہ سے حاصل کیا ہے۔

سمیتک المتوکل وعلمناہ من لدنا علما

(اے احمد! میں نے تیرا نام متوکل رکھا اور تجھے اپنی طرف سے علم سکھایا۔) (ازالہ ص۶۹۹)

---

وعلمنی من لدنہ واکرم۔ (خطبہ الہامیہ ص۱۶۳)

(اللہ نے مجھے اپنی طرف سے علم سکھایا اور عزت دی)

---

وھب لی علوماً مقدسۃ نقیۃ ومعارف صافیۃ جلیۃ وعلمنی ما لم یعلم غیری من المعاصرین۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۸)

(اللہ نے مجھے پاک و مقدس علوم نیز صاف و روشن معارف عطا کئے۔ اور وہ کچھ سکھایا، جو میرے سوا کسی اور انسان کو اس زمانے میں معلوم نہ تھا۔)

---

آیئے۔ ذرا ان "صاف و روشن معارف" کا جائزہ لیں:

۱۔ سیرت مقدسہ کا ہر طالب العلم اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے والد محترم آپ کی ولادت سے چند ماہ پہلے ایک تجارتی سفر میں فوت ہو گئے تھے اور آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال پانچ سے چھ برس بعد ہوا تھا لیکن مرزا قادیانی اپنی آخری تحریر میں لکھتا ہے:

"تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت صلعم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا۔ اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر گزر گئی تھی؟"

(پیغام صلح ص۹-۲۰)

---

مت بھولئے کہ یہ مرزا قادیانی کی آخری تحریر تھی جو انہتر برس کے علمی مطالعہ کا نچوڑ تھی۔ پھر تحریر بھی اس ہستی کے متعلق جس کا ذکر ہر زبان پر اور چرچا ہر گھر میں ہے اور واقعہ بھی ایسا کہ جسے جانے لاکھوں علماء اور واعظین تیرہ سو برس سے گلی گلی سنا رہے ہیں اور جس سے جانے چھوٹے چھوٹے بچے بھی آگاہ ہیں۔ قادیانی تاریخ نبوی کے اس مشہور ترین واقعہ سے بھی بے خبر نکلا۔

---

۲۔ خوارزم شاہی خاندان جس کا پایۂ تخت خیوہ یا خوارزم (روسی ترکستان) تھا، ۴۷۰ھ (۱۰۷۷ء) میں برسر اقتدار آیا اور ۶۲۸ھ (۱۲۳۱ء) تک زندہ رہا، یہ کل آٹھ بادشاہ تھے۔ پہلا انوشتگین۔ اور آخری جلال الدین منکبری۔

(طبقات سلاطین اسلام از لین پول ترجمہ عباس اقبال ایرانی ص۹)

---

اسلام کا مشہور حکیم بوعلی بن سینا ۳۷۰ھ (۹۸۰ء) میں پیدا ہوا۔ اور ۴۲۸ھ (۱۰۳۶ء) میں خوارزم شاہیوں کے ظہور سے بیالیس برس (قمری) پہلے فوت ہو گیا تھا۔

(تاریخ الحکما القفطی باب الکنیٰ)

لیکن مرزا قادیانی لکھتا ہے :-

"اور پھر دیکھا کر خوارزم بادشاہ جو بوعلی سینا کے وقت میں تھا ........"

(مجموعہ الہامات و مکاشفات از منظور الٰہی ص۲۲۹)

---

"لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا۔ اور معبودوں کے نام سے کہے۔ تو وہ نبی قتل کیا جائے"

(استثنا ر اب ۱۸ آیت ۲۰)

لیکن مرزا قادیانی دلیل افترا کے سلسلے میں اس آیت کا ترجمہ یوں کرتا ہے۔

"لیکن وہ نبی جو ایسی شرارت کرے کہ کوئی کلام میرے نام سے کہے جو کہ میں نے اسے حکم نہیں دیا کہ لوگوں کو سناتا اور وہ جو کلام کرے دوسرے معبودوں کے نام پر وہ نبی مر جائے گا۔ (ضمیمہ اربعین ۳-۴ ص۹۰۸)

"جب اسلام کا آفتاب نصف النہار پر تھا اور اس کی اندرونی حالت گویا حسن میں رشک یوسف تھی اور اس کی بیرونی حالت اپنی شوکت سے اسکندریہ روم کو شرمندہ کرتی تھی"

(شہادت القرآن ص۱۳)

یونان کے مشہور فاتح کا نام اسکندر تھا۔ اسکندریہ نہیں تھا۔ اسکندریہ مصر کا مشہور شہر ہے۔ بحیرہ روم کے ساحل پر جس کی بنا اسکندر اعظم نے ڈالی تھی۔

"میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں بلکہ میں وہی کہتا ہوں۔ جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے"

(پیغام صلح ص۳۲)

# قادیانیو! آؤ دیکھو
## یہ تھی تمہارے "نبی" کی علم دانی

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا محمود یوں لکھتا ہے :

"حضرت مرزا صاحب کی کتب بھی جبریلی تائید سے لکھی گئیں" (الفضل ۱۰ جنوری ۱۹۳۲ء)

گویا جبرئیل علیہ السلام بھی تاریخ کے معمولی معمولی واقعات سے بے خبر تھے۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے :

"آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاصکر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کیلئے آواز آئے گی۔ کہ ھذا خلیفۃ اللہ المھدی۔ اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے"

(شہادت القرآن ص۴۱)

اٹھائیے بخاری۔ اور از اول تا آخر سطر سطر پڑھ جائیے یہ حدیث کہیں نہیں ملے گی۔

---

"میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے"

(ازالہ ص۵۶۳)

---

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے حکم دیا تھا کہ اگر قوم میں کوئی جھوٹا نبی پیدا ہو جائے تو اسے قتل کر دو۔

کہیں یہ حکم کہ "قتل کیا جائے" اور کہیں یہ خبر کہ "مر جائے گا"

بائبل کے تمام تراجم جو آج تک دنیا میں ہو چکے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے یہ ترجمہ کہیں نہیں ملے گا۔ مرزا قادیانی عبرانی زبان سے ناآشنا تھا اور بائبل کے تمام تراجم افراد نے نہیں بلکہ عبرانی علماء کی پوری جماعتوں نے برسوں میں کئے تھے۔ ان لوگوں نے ہر ہر لفظ کی پوری چھان بین کی تھی ان کے ترجمہ کو مسترد کرنے کیلئے زبردست لغوی دلائل کی ضرورت ہے جو مرزا قادیانی نے پیش نہیں کئے اور بغیر از سند نیا ترجمہ پیش کر دیا۔ ظاہر ہے کہ ایسا ترجمہ قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

---

"وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحٰی"۔ (مسیح موعود کوئی بات اپنے پاس سے نہیں کہتا بلکہ اس کا کلام خدائی وحی ہے۔ (اربعین نمبر۳ ص۳۱)

---

حضرت مسیح کے متعلق ارشاد ہوتا ہے :

"سارے قرآن میں ایک دفعہ بھی ان کی خارق عادت زندگی اور ان کے دوبارہ آنے کا ذکر نہیں"

(آسمانی فیصلہ ص۵)

---

"قرآن مجید میں آنے والے مجدد کا لفظ مسیح موعود کہیں ذکر نہیں" (شہادۃ القرآن ص۶۵)

اور پھر لکھتا ہے :

"لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کیلئے فتوے دیئے جائیں گے" (اربعین نمبر۳ ص۲۱)

---

باقی ص۲۶ پر

# ھمدردانہ غور کی دعوت

## کیا امام مہدی علیہ الرضوان نازل ہوں گے؟

### ایک صاحب کا خط اور اسکا مختصر جواب

از محمد اقبال رنگونی مالا والا روڈ کراچی

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے دفتر میں ایک صاحب کا مراسلہ موصول ہوا۔ مراسلہ نگار نے ہفت روزہ ختم نبوت کے ظاہر و باطنی محاسن کا اعتراف کرتے ہوئے اسے وقت کا تقاضا اور اسے حقانیت پر مبنی قرار دیا۔ اس کے ساتھ ہی چند باتوں میں اظہار خیال کی دعوت دی ہے۔ مراسلہ نگار کے ان چند امور کے بارے اختصار کے ساتھ وضاحت درج ذیل ہیں!

(۱) مراسلہ نگار کا کہنا ہے کہ حدیث میں اس بات کی پیشگوئی ہے کہ امام مہدی چودھویں صدی میں نازل ہوں گے مگر پندرھویں صدی آگئی اور امام مہدی کا وجود نہیں آخر اس کی وجہ؟

مراسلہ نگار کو معلوم ہونا چاہیے کہ ایسی کوئی پیش گوئی کسی حدیث میں نہیں۔ نہ ہی کسی معتبر و مستند محدث نے اس کی تخریج کی ہے۔ اس موضوع حدیث کا شان نزول صرف اتنا سا ہے کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی من گھڑت دکان نبوت کو چمکانا چاہا تو اس طرح کی احادیث وضع کیں اور اس پر اپنی نبوت کی عمارت کھڑی کی۔ ہمارا آج بھی ان لوگوں سے مطالبہ ہے کہ وہ کسی بھی صحیح کتب احادیث سے یہ حدیث پیش کریں! جو حضرات اس طرح کی باتوں میں پھنس چکے ہیں ان سے بھی گذارش ہے کہ وہ ان لوگوں سے اسی کا مطالبہ کریں؟۔

(۲) مراسلہ نگار کا کہنا ہے کہ اگر کسی امام مہدی نے کوئی ایسا دعویٰ کیا ہے تو اس کی خبر بھی یقیناً علماء کو ہی ہو سکتی ہے کیونکہ بقول ہمارے علماء امام مہدی کو سیڑھیوں کے ذریعہ اتاریں گے۔،

غرض یہ ہے قادیانیوں کی فطرت ہی یہ رہی ہے کہ وہ من گھڑت روایات بیان کرکے امت مسلمہ کو ورغلاتے ہیں۔ ورنہ اس روایت کی کچھ اصلیت نہیں نہ ہی کسی حدیث سے یہ ثابت ہے کہ امام مہدی کو سیڑھیوں کے ذریعہ نازل کیا جائے گا نہ ہی کوئی عالم حقانی ایسی بات بیان کرتا ہے جو قادیانی ایسی باتیں بیان کرتے ہیں ان سے ثبوت طلب کیجئے!

(۳) مراسلہ نگار کا کہنا ہے کہ قادیانیوں کے بقول جب مرزا غلام احمد مہدی ہیں اور قرآن کہتا ہے کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت ہوتی ہے اور ذلت اٹھاتا ہے تو، مرزا صاحب پر خدا کا عذاب کیوں نہ اترا۔ اس کا مطلب یا تو یہ ہے کہ یا تو خدا اپنا وعدہ بھول گیا یا پھر مرزا...؟

جواب: علماء کرام نے قادیانیوں کے اس استدلال کا بارہا مفصل و مدلل جواب دے دیا ہے اور آیت کریمہ کی قرآن و سنت کی روشنی میں تفسیر بیان کر دی ہے۔ البتہ جہاں تک مرزا غلام احمد قادیانی پر خدائی عذاب کا تعلق ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے بچپن کو لے لیجئے تو ہاتھ ٹوٹتا ہے جوانی اور پھر بڑھاپے میں مختلف بیماریاں لاحق ہوتی ہیں دوران سر کی شکایت رہتی ہے دن رات کو سو دفعہ پیشاب آنے کی تکلیف رہتی ہے۔ تشنج دل کا مرض بھی ہے حتیٰ کہ آخری دم بھی ہیضہ کی حالت میں نکل جاتا ہے؟ اس سے بڑھکر اور کیا سزا ہو سکتی ہے کہ آخرت کی سزا کے ساتھ ساتھ دنیا میں خدائی عذاب ہر وقت ان کے سر پہ مسلط رہا اور ان کو کسی حال بھی چین نہ مل سکا۔

(ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الالباب)

(۴) مراسلہ نگار کا کہنا ہے کہ حضرت امام مہدی اور روزہ اقدس (مراسلہ نگار کے الفاظ میں) میں دفن ہوں گے تو یہ بتلا یئے کہ روزہ اقدس میں دفنانے کا کام کون سرانجام دے گا..... الخ

جواب: حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے بارے میں کسی نے بھی یہ بات نہیں لکھی کہ آپ روضہ اقدس علی صاحبہا الصلاۃ والسلام میں دفن ہوں گے البتہ یہ بات سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں صحیح روایات سے ثابت ہے۔ اور جہاں تک آپ کو دفنانے کا تعلق ہے اسکی فکر میں اور جناب کو کرنے کی ضرورت نہیں۔ جب وہ وقت آئے گا مسئلہ خود ہی حل ہو جائے گا

البتہ آپ قادیانیوں سے یہ بات پوچھ سکتے ہیں کہ جب مرزا صاحب بقول ان کے مسیح ہیں تو قادیان کے ایک گڑھے میں کیوں دبائے گئے اور دجال کے گدھے پر ان کی لاش کیوں لائی گئی تھی؟

(۵) مراسلہ نگار کا کہنا ہے کہ قادیانی جب کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں تو آپ کو کیسے پتہ چل جاتا ہے کہ وہ دل سے نہیں پڑھتے؟

باقی صفحہ ۲۶ پر

# زاہد ملک!
# آپ ذرا ان کی اداؤں پر غور کریں

محمد یحییٰ ہمدانی قصور

۱۲ مارچ ۸۶ء کے نوائے وقت میں زاہد ملک کا کالم "کچھ قادیانیوں کے دفاع میں" پڑھا۔ موصوف نے جس انداز میں قادیانیوں کے دفاع کا فریضہ سرانجام دیا ہے اس پر تو حیرت ہے ہی مگر اس سے زیادہ حیرت اس کالم کی اشاعت پر ہے۔ آخر نوائے وقت نے یہ کالم کس کی خوشنودی کیلئے شائع کر دیا؟ اللہ کی رضا کے لئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں؟ بہرحال اس سلسلہ میں درج ذیل معروضات پیش خدمت ہیں۔

اولاً پاکستان میں کسی بھی مسلمان کو قادیانیوں کے یہاں رہنے جینے پر اعتراض نہیں ہے۔ جب ہمیں عیسائیوں، ہندوؤں پارسیوں آغا خانیوں کے یہاں بسنے پر اعتراض نہیں تو انہی جیسی ایک اقلیت قادیانیت کے رہنے پر اعتراض کیوں ہو، شرط صرف یہ ہے۔ کہ قادیانی خود کو امت مسلمہ کے متفقہ فیصلہ کے مطابق ایک غیر مسلم اقلیت تسلیم کریں، شعائر اسلام کی اہانت نہ کریں، اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا نہ دیں۔

ثانیاً، یہ ایک مسلمہ اصول ہے بین الاقوامی اصول، کہ جو فرد یا جماعت جس ملک میں رہتی ہو اس ملک کی وفادار ہو۔ اس کے بنیادی نظریات کی خفیہ یا علانیہ مخالفت نہ کرے۔

مندرجہ ذیل حوالہ جات کی روشنی میں زاہد ملک صاحب ارشاد فرمائیں کہ قادیانی پاکستان کیلئے کس حد تک مخلص اور وفادار ہو سکتے ہیں اور ہو سکتے ہیں تو کس طرح؟

مرزا بشیر الدین محمود کا بیان الفضل ربوہ کی ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء کو شائع ہوا۔

"میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے۔ لیکن قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے۔ یہ اور بات ہے کہ ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں"

زاہد ملک صاحب نے اپنی تمہیدی سطور میں یہ تسلیم فرمایا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ مگر موصوف یہ نہیں بتاتے کہ اس کے باوجود اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میں نبی ہوں اور پھر کچھ لوگ اسکے دعویٰ کو مان کر اسکی تبلیغ بھی شروع کر دیں تو اسلامی قانون کا فیصلہ اس جھوٹے مدعی اور اسکے ماننے والوں کے متعلق کیا ہے؟ کیا زاہد ملک صاحب اس سوال کے حل کیلئے مسیلمہ کذاب کے دعویٰ نبوت اور خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فیصلہ اور کارروائی کا مطالعہ کرنے کی زحمت کریں گے؟

ثالثاً، زاہد ملک صاحب ذیل کے حوالوں کو ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمائیں کہ جس شخص کے یہ اقوال ہیں، قادیانی اسکو نبی مانتے ہیں، اس صورت میں موصوف کا قادیانیوں کے دفاع میں کیا ارشاد ہے؟

(الف) "میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴)

(ب) "اپنے کو حضور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل ظاہر کرنے کے لئے ایک شعر کہا جو مرزا کی کتاب اعجاز احمدی ص ۷۱ پر موجود ہے عربی شعر کا ترجمہ یہ ہے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے چاند گرہن کا نشان ظاہر کیا گیا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا"

(ج) "جو شخص میری جماعت میں داخل ہوا در حقیقت سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا"

(خطبہ الہامیہ ص ۲۵۸)

(د) "میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ وہ حضرت ابوبکرؓ کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکرؓ تو کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے"

(معیار الاخیار ص ۱۱)

(ھ) "پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو"

(ملفوظات احمدیہ ص ۱۳۱ ج ۱)

(و) "حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں"

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۱)

(ز) "میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے"

(اعجاز احمدی ص ۸۱)

جناب زاہد ملک کی خدمت میں ایسے ہزاروں حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ مگر اس کا کیا علاج کہ موصوف رواداری اور وسیع القلبی کی اصطلاحات میں الجھے ہوئے ہیں اور قادیانیوں کا یہ احسان ان کے سر پر ہے کہ وہ اس ملک کے ٹیکس دہندہ ہیں۔

کیا موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ پاکستان کا قانون اس ملک کی کسی جماعت یا فرد کو اسرائیل میں،

اپنا مشن قائم کرنے کی اجازت دیتا ہے ؟ نہیں . تو آپ اس امر کی تردید کر سکتے ہیں کہ قادیانیوں کا مشن اسرائیل میں موجود ہے اور ہزار سے زائد قادیانیوں کو اسرائیلی فوج میں شامل کیا گیا ہے .

آپ نے زیادہ زور اس امر پر دیا ہے کہ قادیانیوں کو اسلامی نام استعمال کرنے سے منع کیا جائے جواباً بہت کچھ عرض کیا جا سکتا ہے مگر چونکہ موصوف نے بطور دلیل عیسائیوں کا ذکر کیا ہے کہ ان کے نام مسلمانوں جیسے ہیں اس لئے عرض ہے کہ جس طرح عیسائی اپنی شناخت کے لئے اپنے ناموں کے ساتھ لفظ "مسیح" لگاتے ہیں، اسی طرح اگر قادیانی اپنے ناموں کے ساتھ "قادیانی" لکھنا شروع کر دیں تو انہیں کچھ نہیں کہا جائیگا .

آخر میں ، میں زاہد ملک صاحب کے آخری پیراگراف پر حیرت اور افسوس کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ وہ اسلام اور پاکستان کے سب سے بڑے متفقہ دشمنوں کے دفاع میں لکھی گئی اپنی تحریر پر ملکی سالمیت اور یکجہتی کا خوبصورت لیبل لگانے سے بھی باز نہیں آئے کیا اس ملک میں یہ روایت ختم نہیں ہو سکتی کہ ملک دشمنی اور اسلام دشمنی پر ملکی سالمیت اور یکجہتی کا "ورق نقرہ" چڑھا دیا جاتا ہے ؟ .

# بولتی تحریریں

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

حضرت (مرزا) صاحب نے

## قبرستان کا قصہ

تو کفار کے بچوں کے متعلق یہ فرمایا تھا . مگر قادیانی مؤلف صاحب (یعنی محمد افضل خانصاحب قادیانی مؤلف نہج المصلی مجموعہ فتاویٰ احمدیہ) نے عنوان میں غیر احمدی خورد سال بچے سے لے کر دوسرے مسلمانان غیر از جماعت بچوں کو بھی اس میں شامل فرما لیا اور ایک لحاظ سے یہ درست بھی ہے کیونکہ غیر احمدی جب ان کے نزدیک سب بلا استثناء کافر ہیں تو ان کے سال چھ مہینے کے بچے بھی کافر ہوئے اور جب وہ کافر ہوئے تو ان کو اسلامی قبرستان یا احمدی قبرستان میں دفن کیسے کیا جا سکتا ہے . اور اس کا دوسرا پہلو یہ ہوا کہ جب غیر احمدی (یعنی مسلمان) جواب میں احمدیوں (یعنی قادیانیوں) کو کافر سمجھتے ہیں تو وہ احمدی بچوں کو اسلامی قبرستان میں کیسے دفن کرنے دیں گے .

قادیانی بے شک تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں . ان کے بچوں کا جنازہ تک ناجائز قرار دیتے ہیں . اگرچہ اس کی کوئی مثال اس وقت تک سامنے نہیں تاہم وہ بھی اپنے قبرستان میں کسی مسلمان بچے کی نعش دفن کرنے کی اجازت دینے کے لیے تیار نہ ہونگے

(قادیانیوں کی لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۴ نمبر ۴۹ مورخہ ۳ اگست ۱۹۳۶ء)

## نکاح

**اعلان** :- یہ اعلان بغرض آگاہی عام شائع کیا جاتا ہے کہ احمدی لڑکیوں کے نکاح غیر احمدیوں سے کرنے ناجائز ہیں . آئندہ احتیاط کی جایا کرے

(ناظر امور عامہ قادیان)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ صفحہ ۹۷ مورخہ ۱۴ فروری ۳۳ء)

حضرت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے اس کی تعمیل کرنا بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے

(برکات خلافت مجموعہ تقاریر میاں محمود احمد خلیفہ قادیان صفحہ ۷۵)

حضرت مسیح موعود نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا . لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو . لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو . آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اول حکیم نور الدین نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا . اور جماعت سے خارج کر دیا اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی باوجودیکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا .

(انوار خلافت صفحہ ۹۳ مصنفہ میاں محمود احمد)

بقیہ :- خبریں

دسر براہ قادیانی جماعت اچانک لندن پہنچا ، مگر ڈاکٹر طاہر کی فضیلی نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا ، اور قادیانیوں کو اس عبادت گاہ میں عبادت یا جلسہ کرنے سے منع کر دیا گیا . قادیانی اس مرزا لٹہ سے دریاں اور دیگر سامان نکال کر بیعت العزیز (مرزا ٹاؤن عزیز آباد) قادیانی عبادتگاہ میں لے گئے ہیں .

مرتد کی سزا نافذ کیجائے

# کسی قادیانی سے ___ کوئی پوچھے تنہائی میں
# ذرا بتا دو حال "حسن سلوک" کا

قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے پچھلے دنوں سندھ کے قادیانیوں کو ہدایت کی ہے کہ:

"زیادہ سے زیادہ حسن سلوک اور محبت کے ساتھ اپنے ہاں آنے والے مزدوروں کو احمدی بنانے کی کوشش کریں؟ (ماہنامہ انصار اللہ ربوہ ص۲ فروری ۸۶ء)

قادیانیوں کا یہ طریقہ واردات نیا نہیں ہے نوکری چھوکری اور دولت کے بل بوتے پر انہوں نے پہلے بھی قادیانی بنانے کی کوشش کی ہے لیکن الحمد اللہ اب حالات بدل گئے پوری دنیا کے مسلمان بیدار ہو چکے ہیں پوری امت پر قادیانی دجل واضح ہو چکا ہے۔ اب جہاں جاتے ہیں منہ کی کھانی پڑتی ہے۔ اگر کچھ لوگ نوکری چھوکری کے عوض قادیانی بن بھی جاتے ہیں تو پھر وہ دولت اور چھوکری سمیت کچھ مدت کے بعد دوبارہ مسلمان ہو جاتے ہیں۔ قادیانی بے چارے منہ دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں کہ ہماری چھوکری بھی گئی اور محنت بھی رائیگاں گئی۔

جس "حسن سلوک" کا ذکر مرزا طاہر کر رہے ہیں مسلمان اسکا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ظاہری حسن کا تو کیا کہیئے پہلے باطن کا حسن بھی ملاحظہ کر لیجئے "نام نہاد خاندان نبوت" سے کوئی پوچھے کہ پہلے قادیان اور پھر ربوہ میں کتنے قادیانی تم سے مطمئن ہیں۔ قادیان میں کئی خاندانوں سے جس طرح تم نے "حسن سلوک" کا مظاہرہ کیا تھا اس سے قرآن کے قادیانی بھی جن کو حالات کا علم ہے وہ بھی پناہ مانگتے ہیں کہ خدا ایسے "حسن سلوک" سے بچائے۔

ہمیں تو ان قادیانیوں پر رحم آتا ہے کہ بیچارے "خاندان نبوت" کو پالنے کے لئے اپنے پیٹ کو کاٹتے ہیں نہ معلوم کتنے قسم کے چندے کے پھندے ان بیچاروں کے گلے میں ڈالتے ہیں پھر رہی سہی کمی "بہشتی مقبرہ" کے دھندے سے پوری کرتے ہیں ظلم کا ایک پہاڑ ہے جو قادیانی اپنے سر اٹھا رہے ہیں یقین نہ آئے تو کبھی کسی قادیانی سے تنہائی میں پوچھئے وہی صحیح صورت حال بتا سکیں گے۔

## غور و فکر
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

جس سلوک "کے ڈسے" ہوئے قادیانی دبی زبان سے نہیں دل سے آج بھی یہ کہہ رہے ہوں گے کہ "خاندان نبوت" اور ان کے چمچوں نے "حسن سلوک" کی آڑ میں ایسے ایسے محلات، باغات بنائے ہیں کہ بیچارے غریب قادیانی ہاتھ ملتے رہ جاتے ہیں۔ سندھ میں کروڑوں روپے کی زمینیں، باغات ربوہ میں "شاہی خاندان" کی کوٹھیاں، پھر ان کی کالی کالی مرسڈیز کاڑیاں یہ سب کچھ "حسن سلوک" ہی کی پیداوار ہے۔ اگر اس میں سے کچھ بچا تو وہ "چمچے" لے اڑے جو "خاندان نبوت" کے بہت قریب اور "رازدان" ہیں ___ ورنہ غریب قادیانی محلات کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتے۔

کتنا ظلم ہے ربوہ والوں پر ـ اتنے سال گزرنے کے باوجود جس مکان میں وہ رہتے ہیں وہ بھی انکی ذاتی ملکیت نہیں اگر کسی قادیانی کو جرأت ہو تو ذرا سوال تو کرے نتیجہ؟ ___ باغی قرار دے کر ربوہ سے دھکے دے کر باہر نکال دیا جائے گا۔ اور اس سے پہلے بائیکاٹ کا سامنا بھی کرنا پڑے گا۔

قادیانیو! ہم مسلمان ہی تمہارے خیرخواہ ہمدرد ہیں غور و فکر کرو اور ذرا "خاندان نبوت" کے "حسن سلوک" کے مزے چکھتے رہو۔

## بقیہ: خصائل نبوی ﷺ

بتاکر یہ دریافت فرمایا۔ کیا تم لوگ یہ نہیں جانتے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ نبی کا ہر مال صدقہ ہوتا ہے مگر وہ مال جو وہ اپنے اہل وعیال کو کھلائے یا پہنائے اس لئے کہ ہم لوگوں کا (یعنی انبیاء علیہم السلام کا) کوئی وارث نہیں ہوتا۔ ان چاروں حضرات نے اقرار کیا کہ بیشک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا۔ پس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات میں اس میں سے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے رہے اور جو بچ جاتا تھا اس کو صدقہ کر دیتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ بنے اور انہی دو سالہ زندگی میں وہی عملدرآمد کرتے رہے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا۔ اس کے بعد امام ابو داؤدؒ کہتے ہیں کہ مالک بن اوسؓ کی حدیث کے قریب قریب آگے سارا قصہ ہے۔

## بقیہ: گلدستہ

دل ز مرگفتن بمیرد در بدن
گرچہ گفتارش بود در عدن

حضرت سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

تامرد سخن نگفتہ باشد

عیب و ہنرش نہفتہ باشد

ایک اور عارف فرماتے ہیں ؎

خوشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید
بطبع ہیچ مضمون بہ لب بستن نمی آید

بس ہم کو لازم ہے کہ ان دانشمند حضرات کی نصیحت گرہ باندھ لیں اور فضول کلامی سے سخت پرہیز کریں کیونکہ اس سے (نور) قلب فوت ہوتا ہے اور حکمت و دانائی کا چشمہ قلب میں بند ہو جاتا ہے اور معرفت حق کی اہلیت نہیں پیدا ہوتی۔ پیدا شدہ اہلیت بھی زائل ہو جاتی ہے۔ بھلا بولنے اور بک بک کرنے میں کیا لذت رکھی ہوئی ہے کہ اتنی بڑی دولت جسے معرفت حق کہتے ہیں فوت ہوتی ہے اور اس کی فوت کا ادراک بھی نہیں ہوتا۔ بہت بڑی بلا ہے یہ فضول کلامی جس میں آج کل عام ابتلا ہے۔

## وہ تو رحمۃ اللعلمین ہیں

جناب م۔ ب صاحب (سابق قادیانی) نے مندرجہ ذیل جذبات کا اظہار کیا ہے۔

وہ جو نقش اولیں ہیں
وہی تو ختم المرسلیں ہیں
عاصیوں پر کیوں نہ ہو رحمت کی نظر
وہ تو رحمۃ اللعلمین ہیں
اہل طائف کی سنگ باری پہ
محبوب خدا خندہ جبیں ہیں
دشمنوں نے یک زباں ہو کے کہا
لاریب محمدؐ صادق اور امیں ہیں
قرآن سن کے فاروقؓ نے کہا
محمدؐ رسول خدا بالیقیں ہیں
معراج عظمت انسان تو دیکھو
خیر البشر آج عرش نشیں ہیں
اجماع امت پہ خوش ہے مسلم
مگر قادیانی چیں بہ جبیں ہیں

**بقیہ: معراج النبیؐ**

اور یہی مذہب حق ہے اور یہی ابن عباس، عمر، جابر، حذیفہ، ابوہریرہ، مالک بن صعصعہ، ابن مسعود (رضی اللہ عنہم) اور ضحاک، سعید بن جبیر، قتادہ، ابن مسیب، ابن شہاب، ابن زید، حسن، ابراہیم نخعی، مسروق، مجاہد، عکرمہ اور ابن جریج رحمہم اللہ کا ہے نیز ان بزرگوں کا مذہب یہ ہے کہ معراج بیداری میں روح مع الجسد ہوا ہے (الشفاء)

آج اس سائنسی دور میں معراج کا واقعہ کوئی اچنبھا معلوم نہیں ہوتا اگر انسانی کاوشوں سے ہزاروں من لوہا فضا میں پرواز کر سکتا ہے انسان چاند تاروں پر کمند ڈال سکتا ہے ہزاروں میل دور کے مناظر سن سکتا ہے اور دیکھ سکتا ہے تو خداوند قدوس کے نزدیک کیا مشکل ہے کہ وہ اپنے نیک بندے پر نار کو گلزار کر دے پتھر سے بارہ چشمے جاری کر دیئے، سمندر میں بارہ راستے بن جائیں، لاٹھی اژدہا بن جائے باذن اللہ مردہ زندہ ہو جائے، چاند دو ٹکڑے ہو جائے اللہ تعالیٰ اپنے محبوبؐ کو مسجد حرام سے ملاء اعلیٰ تک بلا لے۔

آج ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔ کہ ایک ریل گاڑی ۸۰ میل سے ایک سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ سکتی ہے موٹر کار ۳۰ میل فی گھنٹہ اور طیاروں کی پرواز اس سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے۔ بجلی ایک منٹ میں پانچ سو مرتبہ زمین کے گرد گھوم سکتی ہے اور بعض سیارے ایک ساعت میں ۸ لاکھ ۸ ہزار میل حرکت کر سکتے ہیں نیز انسان کی حرکت شعاعیہ نظر اٹھا کر دیکھنے سے ایک آن میں ہزاروں میل آسمان تک بلکہ اگر سماوات حائل نہ ہوں تو اس سے بھی آگے پہنچ سکتی ہے۔

فضا میں اڑنے والے سیارہ کی رفتار ۱۸ ہزار میل فی گھنٹہ سے متجاوز ہوتی ہے مادی اشیاء چاند پر پہنچ سکتی ہیں۔

جبکہ چاند زمین سے دو لاکھ چالیس ہزار میل کے فاصلے پر ہے اور چاند کی زمین کی طرف روشنی کی رفتار ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ ہے

باقی رہا یہ اشکال کہ زمین و آسمان کے درمیان کئی طبقات ہیں جن میں کرہ زمہریر (ٹھنڈا) اور کرہ ناریہ بھی ہے۔

اور ان میں سے کسی جسم عنصری کا گزرنا محال ہے اس کا جواب یہ ہے کہ آگ کو ٹھنڈا کرنا اللہ کے نزدیک کیا مشکل ہے۔

قرآن مجید میں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ پر آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو گئی۔

جسم پر ٹھنڈک اور گرمی اس وقت اثر انداز ہوتی ہیں جبکہ جسم عنصری کا مستقل قیام و استقرار ہو۔ تیزی میں یہ اثر نہیں کر سکتیں جیسے دہکتی آگ میں لوگ تیزی سے ہاتھ گھما لیتے ہیں لیکن آگ نہیں جلاتی۔

فرشتوں کا آسمان کی طرف سے آنا اور جانا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ جب غلام آ سکتے ہیں اور جا سکتے ہیں تو آقا کیوں نہیں آ جا سکتا۔

حضرت آدم و حواؑ کا جنت سے زمین پر نزول یقیناً انہی طبقات سے ہوا ہے۔ قوم موسیٰ پر مائدہ کا نزول بھی ان مراحل سے گزر کر ہوا ہے جس طرح یہ سب ممکن ہیں۔ بعینہٖ اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج پر تشریف لے جانا اور واپس تشریف لانا بھی بالکل صحیح ہے۔

**بقیہ: حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحبؒ**

راقم السطور نے کئی لوگوں کی دل کی دنیا کو بدلتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

حضرت ڈاکٹر صاحب کے مواعظ کے ذریعہ بہت سے مسلمانوں کی اصلاح ہوئی، ہزاروں گھر اسلامی اقدار کے گہوارے بن گئے۔ آپ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کی جیتی جاگتی تصویر تھے بار بار فرمایا کرتے تھے یہ باتیں

مجھ سے سن لو میرے بعد تمہیں یہ کہیں نہ مل سکیں گی۔ آپ کے اٹھ جانے سے علم و عرفان کی محفلیں سونی ہو گئیں۔

آپ کی مشہور تصانیف اسوۂ رسول اکرمؐ، بصائرِ حکیم الامت، مآثرِ حکیم الامت، معارفِ حکیم الامت، احکام میت، معمولات یومیہ اور تالیفاتِ حکیم الامت شامل ہیں ڈاکٹر صاحب بایں ہمہ طرز ادیب اور منفرد نعت گو شاعر بھی تھے آپ کا منظوم کلام "صہبائے سخن" کے نام سے طبع ہو چکا ہے اس میں واردات قلبیہ کو عارفانہ انداز میں بیان کیا گیا ہے کیونکہ آپ صاحبِ دل اور صاحبِ نسبت تھے اس لئے آپ کا کلام جاذب رکیف اور محبت معرفت میں ڈوبا ہوا ہے۔

**بقیہ : ہمدردانہ غور کی دعوت**

اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ قادیانی جب کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں تو اس کلمہ "محمد رسول اللہ" سے ان کی مراد کیا ہوتی ہے، یہ نہایت اہم مسئلہ ہے۔ جب مراد کا پتہ چل جائے تو اعتراض کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔ اس سلسلے میں بجائے اس کے کہ ہم اپنی طرف سے کچھ کہیں خود قادیانی کتب اس امر کی شاہد عدل ہیں کہ کلمہ میں "محمد رسول اللہ" سے ان کی مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہی ہے۔ اگر تفصیل کے خواہش مند ہیں تو حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب مدظلہ کی فیصلہ کن کتاب "کلمہ طیبہ کی توہین" کا مطالعہ کیجئے۔ جس میں موصوف نے قادیانی کتب سے ان کے عقائد کو بیان کر دیا ہے جس سے روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ اصلیت کیا ہے؟

**بقیہ : مرزا کی علم دانی**

قرآن میں ایسی پیشگوئی کہاں ہے۔ دو سو سے زیادہ مرتبہ پڑھ چکا ہوں ایک لفظ تک مسیح و ملا کے تصادم کے متعلق میری نظر سے نہیں گذرا۔ کیا کوئی قادیانی کوئی ایسی پیشگوئی دکھا کر میری جہالت کو رفع فرمائیں گے؟

---

ایک اور عجیب بات سنیئے۔

"اور موتی کا کیڑا بھی ایک عجیب قسم کا ہوتا ہے اور بہت نرم ہوتا ہے اور لوگ اس کو کھاتے بھی ہیں۔"
(چشمہ معرفت ص ۲۳۲)

ہے کوئی گوہر شناس جو اس نکتہ کی تائید کرے؟

---

ہم نے تو سُن رکھا ہے کہ تیتر، بٹیر اور بھٹ تیتر کا گوشت بڑا لذیذ اور صحت افزا ہوتا ہے۔ لیکن مرزا کہتا ہے "بٹیر کے گوشت میں طاعون پیدا کرنے کی خاصیت ہے۔"
(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۱۳۲)

کیا کوئی ماہر طب اس پر روشنی ڈالیں گے؟

---

مرزا قادیانی کا چوتھا بیٹا مبارک احمد ۱۴ صفر ۱۳۱۷ھ کو بروز چارشنبہ پیدا ہوا تھا اس کی پیدائش پر کہتا ہے:

"اور چونکہ وہ چوتھا لڑکا تھا اس حساب سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی صفر اور ہفتہ کے دنوں میں چوتھا دن یعنی چارشنبہ اور دن کے گھنٹوں میں سے بعد دوپہر چوتھا گھنٹہ لیا۔" (تریاق القلوب ص ۴۲)

---

اسلامی سال محرم سے شروع ہوتا ہے جس کا دوسرا مہینہ صفر۔ لیکن مرزا قادیانی اسے چوتھا قرار دیتا ہے۔ پھر اسلامی ہفتہ شنبہ سے شروع ہو کر جمعہ پر ختم ہوتا ہے۔ شنبہ (۱)، یکشنبہ (۲)، دوشنبہ (۳)، سہ شنبہ (۴)، چارشنبہ (۵)، پنجشنبہ (۶)، جمعہ (۷) اور چہار شنبہ پانچواں دن ہے لیکن مرزا قادیانی اسے چوتھا کہتا ہے۔

"میں زمین کی باتیں نہیں کہتا ...... بلکہ وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔" (پیغام صلح ص ۲۲)

---

اب ایک طبی نکتہ سنیئے۔

"روزہ رکھو کر وہ غشی کر دیتا ہے۔" (ذریہ دھرم ص ۲۳)

اور یہ بھی کہ "میں بغیر خدا کے بلائے بول نہیں سکتا۔ اور بغیر اس کے دکھائے دیکھ نہیں سکتا۔" (حقیقۃ الوحی ص ۲۸)

---

**بقیہ : آپ کے مسائل**

تعلیم حاصل کرنے میں میرا دل لگ جائے نماز کے بعد دعا کرتا ہوں اے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔

جواب:- بعض کام ایسے ہوتے ہیں کہ خواہ دل لگے یا نہ لگے وہ ضرور کئے جاتے ہیں۔ مثلاً دوائی پینے کو دل نہیں چاہتا مگر صحت کے خیال سے پی جاتی ہیں اسی طرح قرآن مجید بھی باطنی صحت کے لئے ہے۔ خواہ دل لگے یا نہ لگے پڑھتے رہیں۔ انشاءاللہ دل بھی لگنے لگے گا۔

## پرائز بانڈ کا انعام

نور الکریم اسلام آباد

سوال:- پرائز بانڈ سکیم پر جو انعامات نکلتے ہیں کیا وہ مسلمانوں کے لئے حلال ہیں یعنی پرائز بانڈ کی انعامی رقم اگر کسی شخص کی نکلے تو وہ حلال کے کاموں پر خرچ کرنی جائز ہے یا ناجائز۔

جواب:- پرائز بانڈ پر ملنے والی رقم حلال نہیں یہ سود اور جوئے کا مرکب ہے۔ واللہ اعلم

## بیعت اور اصلاح نفس

فضل الرحمٰن شاہ

سوال:- خیال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کسی شیخ کی بیعت کرنا واجب اور ضروری ہے۔ اگر یہ نہ ہو سکے یا کسی بزرگ کی صحبت بھی نصیب نہ ہوئی ہو تو اس شخص کی تمام عمر کی نمازیں اور روزانہ کی تلاوت کلام پاک اور کوئی پچیس برس سے تہجد وغیرہ مزید نوافل شکرانہ اور تسبیحات سب بیکار گئیں اور کیا اللہ تعالیٰ اپنے فضل کرم سے اس شخص کی بخشش نہ فرمائیں گے؟

جواب:- شیخ سے بیعت بایں معنی تو واجب نہیں کہ اس کے بغیر کوئی عمل ہی معتبر نہ ہو۔ لیکن بایں معنی ضروری ہے کہ اس کے بغیر نفس کی اصلاح نہیں ہوتی روحانی و قلبی امراض نماز روزہ ذکر اذکار کے باوجود رہتے ہیں شیخ کی تربیت سے نفس کی اصلاح ہوتی ہے۔

افریقی ممالک میں تقسیم کیلئے

# قرآن پاک کی ضرورت

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کو کچھ افریقی ممالک سے خطوط ملے ہیں۔ جن میں وہاں کی مسلم تنظیموں نے اپنے پاکستان کے مسلمان بھائیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ہمیں

## زیادہ سے زیادہ تعداد میں قرآن پاک کے نسخے بھیجیں

یہ بات قابل توجہ ہے کہ افریقی ملکوں میں یہودی، عیسائی، قادیانی ایسے نسخے تقسیم کر رہے ہیں جن میں لفظی و معنوی تحریف کی گئی ہے جس سے وہاں کے مسلمان سخت پریشان ہیں اور اسی لئے انہوں نے اپنے پاکستانی بھائیوں سے قرآن پاک کے نسخے اور انگریزی زبان میں اسلامی کتب بھیجنے کا مطالبہ کیا ہے۔

## ہم تمام اہل اسلام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ

افریقی ملکوں میں قرآن پاک تقسیم کرنے کے لئے قرآن پاک کے ایسے نسخے جن کی طباعت اور کاغذ عمدہ ہو دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی کے پتہ پر جمع کرائیں۔ اس کے ساتھ اگر حسب استطاعت مصارف بھی جمع کرا دیں۔ تو اس طرح قرآن پاک کے ہوائی جہاز کے ذریعے جلد بھیجنے کا انتظام ہو سکے گا۔ فی نسخہ کم از کم ایک سو روپیہ تک خرچہ آئے گا۔ امید ہے کہ اہل پاکستان اپنے افریقی بھائیوں کو مایوس نہیں کریں گے۔ یہ بہت بڑا کار خیر ہے ہر پاکستانی مسلمان کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔

(مولانا مفتی) احمد الرحمان (نائب امیر)

(مولانا مفتی) محمد یوسف لدھیانوی

(مولانا) خان محمد
(امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

(مفتی) ولی حسن ٹونکی
(مفتی اعظم پاکستان)

عبدالرحمٰن یعقوب باوا
ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت
کراچی

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No 322(

# لٹریچر کی اشاعت میں حصّہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے ــــ مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے۔

اَلحَمدُ لِلّٰہ ــ ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سارا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے۔

لہٰذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں۔

**رقوم بھیجنے کے لئے**

**عالمی مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت** حضوری باغ روڈ۔ ملتان فون ــــ 76338

**عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)**

پرانی نمائش۔ کراچی ۳ ، پاکستان - فون ــ ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

(۱) الائیڈ بنک آف پاکستان، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲